بچوں کے لیے

مُختصر نصابِ
حدیث

تدوین

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ناشر اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر 17777 گلشن اقبال، کراچی

www.waseemziyai.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قرآن وسنت کا عظیم ادارہ مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (Boys & Girls)

جہاں اسلامی وعصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء وطالبات

شعبہ حفظ: 150 | شعبہ ناظرہ: 386

شعبہ درسِ نظامی: 150 | شعبہ تجوید: 14

اورانہی شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کررہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء جامعہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام، قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے

اسٹاف
Male/Female

شعبہ حفظ وناظرہ 21 اساتذہ | شعبہ عصری علوم یعنی اسکول کالج وکمپیوٹر 21 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی وتجوید 20 اساتذہ | باورچی 3 خادم 6 چوکیدار 2

کُل طلباء وطالبات کم وبیش 700 اور مکمل اسٹاف 72 افراد پر مشتمل ہے

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (بادامی مسجد) گئو گلی میٹھادر کراچی پاکستان

Account Detail

Account Title: M.arshad and Shahzad **Branch code:** 15
A/c Number: 6-01-15-20301-714-212608
Bank: habibmetro **Branch:** Jodia bazar

ادارے کے زیرِ اہتمام جامعہ کی تین عمارتیں (طلباء وطالبات کے لئے) اور دو مسجدیں چل رہی ہیں

اسلامی بینکاری

اور

سودی بینکاری میں فرق

کے حوالے سے بعض سوالات کے جوابات

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ناشر

ماڈرن اسلامک فقہ اکیڈمی کراچی

www.waseemziyai.com

بچوں کے لئے

مختصر نصاب

حدیث

تدوین

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ناشر

اسکالرز اکیڈمی

www.waseemziyai.com

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں:

نام کتاب	:	مختصر نصابِ حدیث
تالیف	:	پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز (0333-2376985)
کمپوزنگ	:	عبدالماجد پراچہ
طباعت	:	حافظ عابد پرنٹرز
طبع ثانی	:	جولائی ۲۰۰۱ء طبع جدید ۲۰۱۹ء
ناشر	:	اسکالرز اکیڈمی، پوسٹ کوڈ نمبر ۷۷۷۷۱، گلشن اقبال کراچی۔
صفحات	:	۸۸
قیمت	:	-/۱۲۰ روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اردو بازار، کراچی
فرید ی بک سینٹر، اردو بازار، کراچی
مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی
مکتبۂ غوثیہ ہول سیل، سبزی منڈی، کراچی
مکتبہ المدینہ اردو بازار، کراچی
مکتبہ کاروانِ قمر دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ کراچی
جمیل برادرز، M-13، کتاب مارکیٹ، کراچی
مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
مکتبہ ضیاء القرآن، گنج بخش روڈ، لاہور

گنبد خضریٰ پبلی کیشنز، داتا دربار، لاہور۔
حجاز پبلی کیشنز، داتا دربار، لاہور۔
علامہ غلام نصیر الدین نصیر، جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور
مکتبہ تنظیم المدارس، جامعہ نظامیہ لوہاری گیٹ لاہور
مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار، راولپنڈی
جامعہ قادریہ رضویہ، سرگودھا روڈ، فیصل آباد
مکتبہ مجددیہ سلطانیہ، ملک پلازہ دینہ، ضلع جہلم
دار العلوم حنفیہ بصیر پور، ضلع اوکاڑہ۔

نیا مکتبہ، ابدالی روڈ، پریس کلب ملتان، ملتان کتاب گھر، گھنٹہ گھر، ملتان

www.waseemziyai.com

ترتیبِ کتاب

اس کتاب میں مندرجہ ذیل عنوانات پر بچوں کے لئے
حدیثیں پیش کی گئی ہیں

- علم
- اخلاقیات و آداب
- عبادات
- حقوق
- خصائل
- رذائل

www.waseemziyai.com
مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

انتساب

اپنے پیارے پیارے بچوں

اور

ان کی پیاری پیاری امی

کے نام

جو میرے علمی و تحقیقی کاموں میں

معاونت تو کرتے ہیں، مخل نہیں ہوتے

اور

جنہیں اللہ رب العزت نے میرے لئے باعثِ رحمت و

وجہِ تسکین بنایا ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ (ر۔حسٹرڈ)

www.waseemziyai.com

فہرست

یہ کتاب کیوں لکھی گئی	۷
اساتذہ کی توجہ کے لئے	۹
علم	
علم کے بارے میں احادیث	۱۱
اخلاقیات و آداب	۱۵
اخلاق کے بارے میں احادیث	۱۶
سلام کے بارے میں احادیث	۱۹
ہاتھ ملانا یا مصافحہ کرنا	۲۵
آداب مجلس	
گھر میں داخل ہونے کی اجازت کے بارے میں احادیث	۲۸
اجازت کے مزید آداب	۳۱
آداب چھینک جمائی	۳۲
کھانے پینے کے آداب	۳۳
لباس کے بارے میں احادیث	۳۶
آداب بیت الخلاء	۳۸
عبادات	
نماز کے بارے میں احادیث	۴۴
مسجد کے آداب	۴۷
حقوق	
والدین کے بارے میں احادیث	۵۰
والدین کے حقوق	۵۰

www.waseemziyai.com

بھائی اور دوست کے حقوق	٦١
اچھا دوست کون؟	٦١
پڑوسی کے حقوق کے بارے میں احادیث	٦٢
مہمان کے حقوق اور احترام کے بارے میں احادیث	٦٣

خصائل

راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا	٦٦
سچ بولنا	٦٨
خوش اخلاقی	٦٩

رذائل

بعض برائیوں کے حوالہ سے احادیث	٧٢
جھوٹ	٧٢
لالچ	٧٤
حسد	٧٦
چغل خوری اور غیبت	٧٧
کسی کی نقل اتارنا	٧٨
بدگمانی	٧٩
ناراضگی (ترک تعلق)	٨٠
غصہ	٨١
گالی	٨٣
لعنت بھیجنا	٨٤
مار مارنا	٨٥
دھوکہ	٨٦
چوری	٨٧

www.waseemziyai.com

پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمدُلِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمین وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ

عَلٰی سَیِّدِ المرسَلِین o امابعد!

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات ......

ایک عرصہ سے میرا یہ ارادہ تھا کہ میں حدیث شریف کی کچھ خدمت کروں اور وہ حدیثِ رسول ﷺ میرے ذہن میں طالب علمی کے زمانہ سے ہے کہ!

مَن حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِی اَربَعِینَ حَدیثًا مِن اَمرِ دِینِها فَهُوَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَکُنتُ لَهُ شَفِیعاً یَومَ الْقِیَامَة (الدیلمی)

یعنی: جس کسی نے میری امت کے لئے ایسی چالیس حدیثیں محفوظ (منضبط و مدون) کر دیں جو اس کے دینی امور سے تعلق رکھتی ہوں تو ایسا شخص (آخرت میں) زمرہ علماء میں شمار ہوگا اور میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا۔

میں نے متعدد بار ''اربعین'' مرتب کرنے کا ارادہ کیا مگر جب مختلف اربعین دیکھیں

www.waseemziyai.com

تو معلوم ہوا کہ تقریباً ہر موضوع اور ہر فن کے اعتبار سے پہلے ہی علماء کرام نے اربعین مرتب کر کے اسلام و اہل اسلام کی ضرورت پوری کرتے ہوئے خدمت حدیث کی سعادت پائی ہے۔ البتہ بچوں کے حوالہ سے زیادہ مجموعے دستیاب نہیں۔ چنانچہ یہ طے کیا کہ بچوں کے لئے ''اربعین'' مرتب کر کے بخشش و مغفرت کا سامان کروں۔ اس کا ایک عام اور آسان طریقہ تو یہ تھا کہ میں بھی چالیس ایسی احادیث منتخب کر کے شائع کرادوں جو بچوں سے متعلق ہوں۔ مگر میں نے ذرا مشکل راستہ اختیار کیا تا کہ بچوں کے لئے آسانی پیدا ہو اور سوال و جواب کی صورت میں اس طرح کا ایک رسالہ مرتب کرنے کا فیصلہ کیا جس طرح کے دو رسالے ''مختصر نصاب سیرت'' و ''مختصر نصاب فقہ'' میں پہلے ہی مرتب کر چکا ہوں اور وہ باعثِ نفعِ خلائق ہو کر مقبول ہو رہے ہیں۔ (فالحمدللّٰہ علی ذلک)

اللہ رب العزت کا شکر بے حساب ہے کہ اس نے مجھے اس کام کی توفیق عطا فرمائی۔ اہل علم و فضل سے التماس ہے کہ وہ اس رسالہ میں کہیں کوئی سقم یا عیب پائیں تو تحریری طور پر راقم کی اصلاح فرمائیں۔

واضح ہو کہ میں نے زیرِ نظر احادیث کمپیوٹر کی مدد سے سی ڈی (CD) سے حاصل کی ہیں اور حدیثوں کے نمبر کمپیوٹرائزڈ ہیں، حوالہ کے لئے دیکھئے ''موسوعۃ الحدیث الشریف'' تیار کردہ ''شرکۃ حرف لتقنیۃ المعلومات القاھرہ مصر'' (ورژن Version 2.1)

بچوں کی سہولت کے پیش نظر میں نے احادیث پیش کرنے کا یہ اسلوب زیادہ مناسب جانا کہ پہلے اردو میں حدیث شریف کا مفہوم یا ترجمہ دے دیا جائے اور پھر حدیث کا عربی متن درج کیا جائے، چنانچہ آپ اسے اس طرح پائیں گے، مثلاً............

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......سلام میں پہل کرنے والا غرور و تکبر سے بچ جاتا ہے، حدیث کے الفاظ یوں ہیں...... البادئ بالسلام بریٔ من الکبر..

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

جنوری ۲۰۰۰ء/ ۲۰۱۷ء

www.waseemziyai.com

علم

www.waseemziyai.com

اساتذہ کرام کی توجہ کیلئے

اساتذۂ کرام سے التماس ہے کہ اس کتاب (رسالہ) کی تدریس سے پہلے وہ اسے ایک بار اوّل سے آخر تک پڑھ لیں۔ ہر روز بچوں کو صرف ایک حدیث (سوال و جواب کے انداز میں) یاد کرائیں جہاں کہیں ضمنی سوالات سے مزید وضاحت ہوسکتی ہو مزید ضمنی سوالات کرکے بچوں کو ہر ہر حدیث کا مفہوم اس طرح ذہن نشین کرادیں کہ انہیں رٹا نہ لگانا پڑے۔

۲- جو حدیث آپ کو آج پڑھانی ہے اسے آپ خود پہلے سے پڑھ کر آئیں اور اس کی تشریح بھی ذہن میں متعین کرلیں تاکہ کلاس میں آپ کو حدیث کی فوری تشریح میں کوئی دقت نہ ہو۔

۳- جب چند حدیثیں بچوں کو یاد ہوجائیں تو ان کا ایک ٹیسٹ (زبانی) لیں۔

۴- پوری حدیثیں یاد ہوجانے پر بچوں کے مابین مقابلہ کرائیں۔ جسے سب سے زیادہ حدیثیں یاد ہوں اسے اور اس کے بعد کے دو بچوں کو انعام دیں۔ اس طرح چند روپے خرچ کرکے آپ بھی خدمتِ حدیث اور فروغِ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف پائیں گے۔

۵- اس بات کا تعین آپ خود کریں کہ یہ حدیثیں کس جماعت کے بچوں کو یاد کرائی جانی چاہئیں ہمارا خیال یہ ہے کہ چوتھی سے آٹھویں جماعت تک کسی درجہ میں انہیں ضرور مقرر کیا جانا چاہئے۔

۶- اگر ممکن ہو تو تھوڑی سی محنت کرکے بچوں کو عربی عبارت بھی یاد کرادی جائے اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچے جہاں کہیں حدیث بیان کریں گے اصل الفاظ کے ساتھ کریں گے اور بچوں کی زبان سے کلام خداوندی یا کلامِ رسول ﷺ جاری ہو تو اس سے بہتر خوشی کی بات اور کیا ہوسکتی ہے۔ کم از کم چھوٹی حدیثیں تو عربی الفاظ کے ساتھ ہی یاد کرائی جائیں۔

www.waseemziyai.com

علم کے بارے میں احادیث

س: علم حاصل کرنے کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

ج: علم کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو شخص علم طلب کرنے کے راستے میں نکلتا ہے تو وہ جب تک واپس نہ لوٹے اللہ ہی کے راستے میں ہے۔''

حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

عَن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ حتّٰی یَرْجِعَ(۱)

تشریح: طالب علم جب تک علم حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے تب تک وہ اللہ کے راستے میں ہوتا ہے یعنی اس کی مثال ایک ایسے مسافر کی ہے جو اللہ کی تلاش میں نکلا ہو۔ چونکہ علم اللہ تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہے اس لئے یہ کہا گیا کہ علم کی تلاش اور طلب میں نکلنے والا اللہ کے راستے میں ہے۔

س: علم حاصل کرنے والے کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

ج: علم حاصل کرنے والے (طالب علم) کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ سنن الترمذی، حدیث ۲۵۷۱۔

www.waseemziyai.com

"اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بعد سب سے بڑا سخی وہ ہے جس نے علم کو سیکھا اور اس کو پھیلایا۔"

حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:-

اَلا اُخبِرُکُم عَنِ الاَجوَدِ؟ اَللّٰہُ الاَجوَدُ الاَجوَدُ- وَانَا اَجوَدُ وُلدِ آدَمَ وَاَجوَدُھُم مِن بَّعدِیْ رَجُلٌ عُلِمَ عِلماً فَنَشر عِلمَہُ-(۱)

تشریح: عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سخی وہی ہے جو بہت سا مال لوگوں میں لٹا دے یا ضرورت مندوں کی مالی ضروریات پوری کر دے۔ مگر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ سخاوت صرف مال ہی سے نہیں علم سے بھی کی جا سکتی ہے۔ اور علم کا سخی بڑا سخی ہے جس نے خود علم سیکھا اور پھر دوسروں کو سکھانے کے لئے اپنا وقت اور اپنی محنت اور طاقت خرچ کی۔

س: کیا علم حاصل کرنا ہر شخص کے لئے ضروری ہے؟

ج: جی ہاں۔ علم حاصل کرنا ہر شخص کے لئے ضروری ہے اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہر مسلمان (مرد و عورت) پر علم حاصل کرنا فرض ہے"

حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:-

طَلَبُ الْعِلمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسلِمٍ – (۲)

تشریح: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے مگر سوال یہ ہے کہ کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے۔ اس سلسلہ میں علماءِ کرام (محدثین) نے لکھا ہے کہ اتنا علم حاصل کرنا فرض

۱۔ کنز العمال ۲۸۷۷۱ (۴)۔

۲۔ مجمع الزوائد، ج ۱/ص ۱۲۰، و ابن ماجہ حدیث ۲۲۰۔

www.waseemziyai.com

ہے جس سے دین کے احکامات فرائض و واجبات، اور حلال وحرام وغیرہ کا پتہ چل سکے۔

س: عالموں کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

ج: عالموں کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''علماء کی عزت کرو کیونکہ وہ انبیاء کے وارث ہیں۔''

حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:-

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاء

تشریح: عالموں کو انبیاء کا وارث کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو علم اپنے نبیوں کو عطا کیا اسے عالم سیکھتے اور لوگوں کو سکھاتے ہیں اس طرح عالم بھی لوگوں کو اچھی باتیں سکھانے کا کام کرکے نبیوں کے علم کے وارث کہلاتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''علماء سے محبت رکھو ان سے بغض نہ رکھو۔'' (۱)

اور ایک حدیث میں ہے:-

''علماء کی پیروی کرو کہ وہ دنیا اور آخرت کے چراغ ہیں۔''

اس حدیث کے اصل الفاظ اس طرح ہیں:۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا الْعُلَمَاء فَاِنَهُمْ سَرَجُ الدُّنيَا وَمَصَابِيحُ الْآخِرَة (۲)

۱۔ مجمع الزوائد، ج ۱/ص ۱۲۲۔

۲۔ کنز العمال، ج ۱۰، ص ۱۳۵۔

www.waseemziyai.com

اخلاق و آداب

www.waseemziyai.com

اخلاق کے بارے میں احادیث

س: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ''اخلاق'' کے بارے میں کیا تعلیم دی ہے؟

ج: ''لوگوں کے لئے اپنے اخلاق کو بہتر بناؤ۔
یعنی اللہ کے بندوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

حدیث کے اصل الفاظ یوں ہیں!

اَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ (١)

تشریح: یہ حدیث حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کا حاکم بنا کر رخصت کیا تو دیگر باتوں کے آخر میں یہ بات نصیحت کے طور پر فرمائی کہ ''اے معاذ اپنے اخلاق کو بہتر بناؤ۔'' اس میں ہر مسلمان کے لئے یہ تعلیم ہے کہ وہ اپنے اخلاق اچھے بنائے، یعنی لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ مکمل حدیث یوں ہے:

عن مالک أَنَّ مُعَاذَ بنَ جَبَلٍ قَالَ آخِرُ مَا أَوْصَانِی بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ أَنْ قَالَ أَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ ○

ترجمہ: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا اور میں روانہ ہونے لگا تو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

١۔ موطا امام مالک، باب ماجاء فی حسن الخلق۔

www.waseemziyai.com

مجھے ہدایت (وصیت) کرتے ہوئے فرمایا: اے معاذ! لوگوں کے ساتھ اپنا اخلاق اچھا رکھنا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقاً (۱)

یعنی تم میں سے مجھے سب سے اچھا وہ لگتا ہے جس کے اخلاق بہت اچھے ہوں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''ایک مومن بندہ اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے ان لوگوں کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو رات بھر نفلی نمازیں پڑھنے والے اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھنے والے ہوں۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكَ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ ٥ (۲)

تشریح: یعنی خوش اخلاقی ایسی عمدہ چیز اور ایسی اچھی خوبی ہے کہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ خوش اخلاق بندوں کو وہ درجہ عطا کرتا ہے جو رات رات بھر جاگ کر نفلی نماز پڑھنے والوں اور ہمیشہ دن بھر روزہ رکھنے والوں کو مشکل سے ملتا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خوش اخلاقی کتنی قیمتی دولت اور اعلیٰ درجہ کی نعمت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه

۱۔ صحیح بخاری، ج ۶ ۳۴۷، کتاب المناقب،

۲۔ سنن ابی داؤد، حدیث ۴۱۶۵،

www.waseemziyai.com

عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا (۱)

''مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو ان سب میں سے اچھے اخلاق کا مالک اور اپنے گھر والوں کے ساتھ نرم ہو۔''

جبکہ ایک اور حدیث میں ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہارا اپنے بھائی کے لئے مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔''

اِس حدیث کے الفاظ یوں ہیں:۔

عَنْ أَبِی ذَر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُکَ فِی وَجْهِ أَخِيکَ لَکَ صَدَقَةٌ ۔(۲)

نوٹ: اوپر کی آخری دو حدیثوں میں خوش اخلاقی کے سلسلہ میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ ہم صرف دوسروں کے ساتھ ہی خوش اخلاقی سے پیش نہ آئیں بلکہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی نرمی اور خوش اخلاقی سے بات کریں، اور خوش اخلاقی میں کسی سے مسکرا کر بات کر لینے کو صدقہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مالی صدقہ و خیرات سے ثواب ملتا ہے اس طرح خوش اخلاقی پر بھی ثواب ملتا ہے۔

۱۔ ترمذی، حدیث ۱۰۸۲، نیز الدارمی حدیث ۲۶۷۲۔

۲۔ ترمذی، حدیث ۱۸۷۹۔

www.waseemziyai.com

عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً وَخِيَارُ كُمْ خِيَارُ كُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا (۱)

''مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو ان سب میں سے اچھے اخلاق کا مالک اور اپنے گھر والوں کے ساتھ نرم ہو۔''

جبکہ ایک اور حدیث میں ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہارا اپنے بھائی کے لئے مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔''

اِس حدیث کے الفاظ یوں ہیں:۔

عَنْ أَبِي ذَر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُکَ فِي وَجْهِ أَخِيکَ لَکَ صَدَقَةٌ ـ (۲)

نوٹ: اوپر کی آخری دو حدیثوں میں خوش اخلاقی کے سلسلہ میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ ہم صرف دوسروں کے ساتھ ہی خوش اخلاقی سے پیش نہ آئیں بلکہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی نرمی اور خوش اخلاقی سے بات کریں، اور خوش اخلاقی میں کسی سے مسکرا کر بات کر لینے کو صدقہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مالی صدقہ و خیرات سے ثواب ملتا ہے اس طرح خوش اخلاقی پر بھی ثواب ملتا ہے۔

۱۔ ترمذی، حدیث ۱۰۸۲، نیز الدارمی حدیث ۲۶۷۲۔

۲۔ ترمذی، حدیث ۱۸۷۹۔

www.waseemziyai.com

سلام کے بارے میں احادیث

س: سلام کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا تعلیم دی ہے۔

ج: سلام کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''اے بیٹے جب کبھی تم اپنے گھر والوں کے پاس (کہیں سے) آؤ تو انہیں سلام کرو۔ یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے باعثِ برکت ہوگا۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

عَنْ اَنَسٍ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم قالَ یا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُونُ بَرْکَۃً عَلَیکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ (۱)

ایک اور حدیث میں ہمیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سلام کے بارے میں یوں ملتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:-

''کہ تم جسے جانتے ہو اسے اور جسے نہیں جانتے اسے بھی سلام کرو۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

تَقْرَاءَ السَّلَامَ عَلٰی مَن عَرَفْتَ وَمَنْ لَم تعرِفْ (۲)

۱۔ ترمذی، حدیث ۲۶۲۲۔

۲۔ مشکوٰۃ، بخاری، حدیث ۲۷، مسلم حدیث ۵۶۔

www.waseemziyai.com

ایک اور حدیث میں سلام کے بارے میں یوں بتایا گیا ہے کہ: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلسَّلَامُ قَبلَ الکَلَامِ (۱)

یعنی کوئی بھی بات کرنے سے پہلے سلام کرو۔

س: سلام میں پہل کسے کرنی چاہئے بڑے کو یا چھوٹے کو؟

ج: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''سلام میں پہل کرنے والا غرور وتکبر سے بچ جاتا ہے۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:۔

البَادِیُٔ بِالسَّلَامِ بَرِیُٔ مِّنَ الکِبرِ (۲)

یعنی سلام کی ابتداء چھوٹا کرے یا بڑا جو بھی پہلے سلام کرے گا وہ غرور اور تکبر سے محفوظ رہے گا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سلام نہ کرنا یا سلام میں پہل نہ کرنا غرور اور تکبر کی علامت ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''چھوٹا بڑے کو، چلتا ہوا شخص بیٹھے ہوئے کو، کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:۔

یُسَلِّمُ الصَّغِیرَ عَلٰی الکَبِیرِ وَالمَارُّ عَلٰی القَاعِدِ وَالقَلِیلُ عَلَی الکَثِیرِ (۳)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹوں کو چاہئے کہ وہ بڑوں کو سلام کرنے میں پہل

۱۔ مشکوٰۃ، ترمذی، حدیث ۲۶۲۳۔

۲۔ البیہقی، مشکوٰۃ۔

۳۔ بخاری، حدیث ۵۷۶۳۔

www.waseemziyai.com

کریں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بڑا چھوٹے کو سلام نہ کرے یا سلام کرنے میں پہل نہ کرے، حق تو یہی ہے کہ چھوٹا ہی سلام کرنے میں پہل کرے۔ لیکن اگر بڑا بھی پہل کردے تو بھی حرج نہیں۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام مسلمانوں سے مرتبہ میں بڑے ہیں وہ بچوں کو بھی سلام کرلیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ:-

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے اور بچوں کو سلام کیا''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَرَّ علٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ (۱)

یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کیا، اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر بڑے مہربان تھے اور خود انہیں سلام کرنے میں پہل بھی کرلیا کرتے تھے۔

س: کیا مرد عورتوں کو اور عورتیں مردوں کو سلام کرسکتی ہیں؟

ج: اس سلسلہ میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اس طرح ہے کہ:-

''پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کیا''۔ (۲)

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ

۱۔ بخاری، حدیث ۵۷۷۸، و مسلم حدیث ۴۰۳۱،

۲۔ مسند احمد بن حنبل، حدیث فی مسند الکوفیین، مشکوٰۃ،

www.waseemziyai.com

ایک اور حدیث میں ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں تشریف لائے تو کچھ عورتیں مسجد میں ایک طرف بیٹھی ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

اِنَّ رسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَرَّفِی الْمَسْجِدِ یَوْماً وَعُصبَۃٌ مِّنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَالوٰی بِیَدِہٖ بِالتَّسْلِیم (۱)

تشریح: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بوقتِ ضرورت ہاتھ کے اشارہ سے بھی سلام کر لیتے تھے، البتہ ایسا کرتے وقت آپ زبان سے (آہستہ سے) بھی سلام کرتے تھے۔

س: کیا غیر مسلموں (Non Muslims) کو سلام کا جواب دیا جائے؟

ج: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-
"اگر کوئی غیر مسلم تمہیں سلام کرنے میں پہل کرلے تو اسے صرف وعلیکم کہہ کر جواب دو"۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَھلُ الکِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَیکُم (۲)

تشریح: غیر مسلموں کو سلام میں پہل نہ کی جائے اور اگر وہ سلام کریں تو اس کا جواب صرف وعلیکم کہہ کر دیا جائے، کیونکہ سلام سلامتی کی دعاء ہے اور سلامتی کی دعاء مسلمان مسلمان کے لئے کرتا ہے، غیر مسلم کے لئے نہیں۔

۱۔ ابوداؤد حدیث ۵۲۰۴، ترمذی حدیث ۲۶۹۷۔

۲۔ بخاری، حدیث ۵۷۸۸ ومسلم حدیث ۴۰۲۴۔

www.waseemziyai.com

س: کیا سلام کا جواب دینا ضروری ہے اگر کوئی سلام کا جواب نہ دے تو؟

ج: سلام کا جواب دینا فرض ہے اگر کوئی جواب نہ دے تو اسے گناہ ملے گا کیونکہ قرآنِ کریم میں سلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ:-

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا(۱)

یعنی جب تمہیں سلام کیا جائے (کسی لفظ سے) تو تم اس سے بہتر (الفاظ سے) جواب دو یا (کم از کم وہی الفاظ) لوٹا دو۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ چونکہ سلام کا جواب دینے کا حکم اللہ نے دیا ہے اس لئے جواب نہ دینے والا اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کر کے گناہ گار ٹھہرے گا۔

س: اگر کسی جگہ بہت سے لوگ بیٹھے ہوں اور کوئی نیا آنے والا آ کر سلام کرے تو کیا سب پر سلام کا جواب دینا فرض ہے؟

ج: اس سلسلہ میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''جب ایک جماعت کا گزر ہو تو ان میں سے ایک شخص کا سلام کرنا کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص کا جواب دینا کافی ہے۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

عَنْ عَلِيِّ بنِ اَبِى طَالِب مَرفُوعاً قَالَ يُجزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوسِ اَنْ يَّرُدَّ اَحَدُهُمْ(۲)

۱۔ سورۃ النساء، آیت ۸۵۔

۲۔ البیہقی فی شعب الایمان۔

www.waseemziyai.com

ہاتھ ملانا

س: سلام کے ساتھ ساتھ ہاتھ ملانے (مصافحہ کرنے) کا رواج عام ہے اس کے بارے میں کوئی حدیث ہے؟

ج: جی ہاں سلام کے ساتھ ساتھ ہاتھ ملانا یا مصافحہ کرنا سنت ہے اور اس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ:-

"جب دو مسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دیتا ہے۔"

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَراهُ غُفِرَ لَهُمَا (۱)

تشریح: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مصافحہ کرنا سنت ہے اور جب مصافحہ کیا جائے تو ساتھ ساتھ اللہ کی تعریف اور استغفار بھی کیا جائے ایسا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ مصافحہ کرنا مکمل سلام ہے۔

اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيه وسَلَّم قَالَ تَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافَحَةُ

یعنی: سلام کرنے اور ہاتھ ملانے سے سلام مکمل ہوتا ہے۔

(یہ حدیث مسلم و ترمذی میں ہے۔)

۱۔ سنن ابو داؤد، حدیث ۴۵۳۵، سنن ترمذی ۲۶۵۱۔

www.waseemziyai.com

آدابِ مجلس

س: جہاں کچھ لوگ اکٹھے بیٹھے ہوں وہاں بیٹھنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج: حضرت حذیفہ صحابیٔ رسول کہتے ہیں کہ جو شخص کسی مجلس (حلقہ) کے بیچ میں آ کر بیٹھے وہ اللہ کے رسول ﷺ کے نزدیک قابلِ ملامت ہے۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:۔

مَلْعُونٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمدٍ مَنْ قَعَدَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ (۱)

یعنی اگر کہیں لوگ پہلے سے حلقہ بنائے بیٹھے ہیں تو نیا آنے والا اس حلقہ میں اس طرح نہ بیٹھے کہ اس کی پیٹھ بعض لوگوں کی طرف ہو اور وہ اکیلا ہی بیچ میں بیٹھا ہو۔ بلکہ آنے والے کو اس حلقہ میں کہیں خالی جگہ دیکھ کر اسی ادب سے بیٹھنا چاہئے، جس طرح مجلس کے آداب کے مطابق دیگر لوگ بیٹھے ہوں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ "کوئی شخص کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس کی جگہ خود نہ بیٹھے۔"

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:۔

لَا یُقِیمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیهِ (۱)

یعنی کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا آدابِ مجلس کے خلاف ہے اور

۱۔ مشکوٰۃ کتاب الآداب باب الجلوس والقوم والمشی۔

۱۔ بخاری حدیث ۵۷۹۸، ترمذی: حدیث ۲۴۷۶، ابوداؤد حدیث ۴۱۹۰۔

www.waseemziyai.com

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایسا کرنا پسند نہیں۔

س: جہاں کہیں دو افراد پہلے سے بیٹھے ہوں تیسرا ان میں کیسے آ کر شامل ہو؟

ج: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو اشخاص کے ساتھ تیسرا ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔"

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

لاَ تَجلِسُ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا (۱)

تشریح: یعنی پہلے کہیں دو افراد بیٹھے ہوں اور تیسرا کوئی آئے تو وہ پہلے سے بیٹھے ہوئے افراد سے پوچھے کہ انہیں اس کے ساتھ بیٹھنے پر کوئی اعتراض تو نہیں، ممکن ہے وہ آپس میں کوئی ذاتی بات چیت کر رہے ہوں اور اس کے آنے سے وہ بات نہ کر پائیں۔

۱۔ مشکوٰۃ: کتاب الآداب۔

www.waseemziyai.com

گھر میں داخل ہونے کی اجازت کے بارے میں احادیث

س: کیا گھر میں داخل ہوتے ہوئے اجازت لے کر داخل ہونا ضروری ہے اگرچہ اپنا ہی گھر ہو؟

ج: جی ہاں اپنے گھر میں بھی گھر والوں سے اجازت لے کر داخل ہونا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کے صحابی کلدہ بن الحنبل کہتے ہیں، ایک بار صفوان بن امیہ نے ان کو دودھ اور ہرنی کا بچہ اور کچھ کھیرے دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ وادی مکہ کے بالائی حصہ میں تھے، کلدہ کہتے ہیں کہ میں یہ چیزیں لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیے بغیر حضور ﷺ کے پاس پہنچ گیا، تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا، واپس جاؤ اور پھر سلام کر کے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ اس کے بعد اندر آؤ۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔

عَنْ كَلَدَةَ بنِ حَنبَلٍ اَنَّ صَفْوانَ ابنَ اُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَجَدَايَةٍ وصَغَابِيْسَ اِلىٰ النّبِي صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَالنّبى صَلّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلىٰ الوَادِئ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ

www.waseemziyai.com

اَسْتَاْذِنُ فَقَالَ النبیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَ اَدْخُلُ ؟ (۱)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی امی کے پاس جانے سے پہلے بھی اجازت لے کر جاؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں، ماں کے پاس جانے سے پہلے بھی اس سے اجازت مانگو، اس آدمی نے کہا کہ میں اپنی امی کے ساتھ ہی رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے باوجود اجازت لے کر ہی جاؤ۔ اس نے کہا میں اپنی امی کا سارا کام کاج کرتا ہوں، فرمایا ہاں پھر بھی اجازت لے کر ہی اس کے پاس جاؤ۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

عَنْ عَطَاءِ بِنْ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسْتَاذِنُ عَلٰی اُمِّی؟ فَقَالَ نَعَمْ – فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیِ مَعَھَا فِی الْبُیْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذِنْ عَلَیْھَا – فَقَالَ الرَّجُلُ اِنّی خَادِمُھَا – فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذِن عَلَیْھَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاھَا عُرْیَانَةً ؟ قَالَ لاَ قَالَ فَاْسْتَاْذِنْ عَلَیْھَا (۲)

تشریح: ان دونوں حدیثوں سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ اپنے گھر میں اگر بار بار بھی آنا

۱۔ الترمذی: حدیث ۲۶۳۴، ابوداؤد: حدیث ۴۵۰۷۔

۲۔ موطا امام مالک، حدیث ۱۵۱۹۔

www.waseemziyai.com

پڑے اور گھر میں سگی ماں ہی کیوں نہ ہو اس سے بھی اجازت لے کر گھر میں اور اس کے پاس آنا چاہئے بغیر اجازت کے نہ اپنے گھر میں داخل ہوں نہ کسی کے گھر میں۔ کیوں کہ معلوم نہیں گھر والے کس حالت میں ہوں۔ اجازت لینے سے یہ فائدہ ہوگا کہ کم از کم وہ اپنا لباس وباس درست حالت میں کرلیں گے۔ اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کو ادب سکھانے کے لئے یوں بھی کیا جاسکتا ہے کہ اگر وہ بغیر سلام کئے گھر میں یا کمرے میں آ جائیں تو انہیں کہا جائے واپس جاؤ اور پھر سلام کر کے آؤ۔

س: گھر میں آنے کے لئے اجازت لینے کا کیا طریقہ ہے۔

ج: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی ربعی بن حراش نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے اپنے ایک خادم سے کہا کہ جاؤ اس شخص کو اندر آنے اور اجازت لینے کا طریقہ سکھاؤ، اور اس سے کہو کہ (جب تم اندر آنا چاہو تو) تو یوں کہو "السلام علیکم"۔ کیا میں اندر آ سکتا ہوں۔" اس شخص نے حضور ﷺ کی یہ بات سن لی اور (فوراً) کہا السلام علیکم کیا میں اندر آ سکتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے (یہ سن کر) اسے اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ آ گیا۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

عَنْ رِبْعِی بْنِ حِرَاشٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَ
عَلٰی النَّبِیّ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ااَلِجُ ؟
فَقَالَ النَّبِّی صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ
اُخْرُجْ اِلٰی هٰذٰ فَعَلِّمْهُ الْاِسْتِئذَ انْ فَقُلْ لَهُ قُلْ
اَلسَّلامُ عَلَیكُمْ ااَدْخُلُ ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ

www.waseemziyai.com

السَّلامُ عَلیکُمْ اَ اَدْخُلُ ؟ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِیُّ صلّٰی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ ۔ (۱)

تشریح: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جب کسی کے گھر یا اپنے ہی گھر کے کسی کمرہ میں داخل ہوں اور وہاں پہلے سے لوگ موجود ہوں تو باہر کھڑے ہوکر کہنا چاہئے السلام علیکم کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ اور پھر جب اجازت مل جائے تب اندر داخل ہونا چاہئے ورنہ نہیں۔

اجازت کے مزید آداب

س: کسی کے گھر یا اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت دروازہ پر دستک دی یا بیل (Bell) بجائی اور اندر سے کسی نے کہا کون؟ تو کیا جواب دیا جائے؟

ج: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آواز دی، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کون؟ میں نے کہا ''میں ہوں'' حضور ﷺ باہر تشریف لائے اور فرما رہے تھے میں میں (کیا ہوتا ہے)۔

عَنْ جابرِ بن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنه قَالَ اَتَیتُ النبیَّ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النبیُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذا قُلْتُ اَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ یقولُ اَنا اَنا ۔ (۲)

۱۔ ابوداؤد، حدیث ۵۰۸ ۴۵، مسند احمد: حدیث ۲۲۰۴۶۔

۲۔ صحیح مسلم: حدیث ۴۰۱۱، بخاری ۵۸۱ ۷۔

www.waseemziyai.com

آدابِ چھینک/ جمائی

س: اگر کسی کو چھینک آئے تو کیا اس پر بھی کوئی دعاء پڑھی جاتی ہے؟

ج: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیئے کہ وہ الحمدللہ کہے اور جو اس کے پاس بیٹھا ہوا سے چاہیئے کہ وہ چھینکنے والے سے کہے یرحمک اللہ۔ اور پھر چھینکنے والے کو چاہیئے کہ وہ کہے۔ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلْحَمدُ لِلّٰہِ وَلْیَقُلْ اَخُوہُ اَوْ صَاحِبُہُ یَرْحَمُکَ اللّٰہ فَاِ ذَا قَالَ لَہُ یَرْحَمُکَ اللّٰہ فَلْیَقُلْ یَھْدِ یْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ — (۱)

تشریح: اس حدیث میں چھینکنے کے آداب بیان ہوئے ہیں۔ جب کسی کو چھینک آئے تو اسے منہ پر ہاتھ یا رومال (ٹیشو پیپر وغیرہ) رکھنا چاہیئے اور الحمدللہ چھینکنے کے بعد کہنا چاہیئے۔ دوسرے لوگ جو اس کے آس پاس ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ چھینکنے والے کے لئے دعاء کریں اور یوں کہیں یرحمک اللہ یعنی اللہ تم پر رحم فرمائے۔ پھر وہ چھینکنے والا شخص ان لوگوں کے لئے اس طرح کہہ کر دعاء کرے:-

یَھْدِ یْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ

۱۔ صحیح بخاری، حدیث ۵۷۵۶، ابوداؤد، حدیث ۴۳۷۷۔

www.waseemziyai.com

یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات اچھے کر دے۔

یاد رہے کہ یہ آداب نزلہ زکام والے مریض کے نہیں، جسے چھینکیں بہت آتی ہوں بلکہ عام نارمل حالات میں کسی کو چھینک آنا ایک نعمت اور اللہ کا فضل ہے اسی لئے اس پر الحمدللہ کہہ کر اللہ کی تعریف اور اس کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔

س: جمائی آنے پر کیا کرنا چاہیئے؟

ج: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ کر منہ بند کر لے۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:۔

اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْيُمْسِکْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ(۱)

تشریح: جمائی آنا سستی کی علامت اور مرض کی نشانی ہے۔ اس لئے جمائی آنے پر منہ پہ ہاتھ رکھنا چاہیئے اور جمائی کو روکنے کی کوشش کی جائے۔

کھانے پینے کے آداب

س: کھانے پینے کے آداب کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟

ج: حضرت عمر بن ابی مسلم عبداللہ الاسد بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرنگرانی پرورش پا رہا تھا اور کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پلیٹ میں ہر طرف گھوم رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''اے لڑکے بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور جو تمہارے سامنے (قریب) ہے وہ کھاؤ۔ اس کے بعد میں نے ہمیشہ ایسے ہی کھایا۔''

۱۔ صحیح مسلم، حدیث ۳۵۱۱، ابوداؤد: حدیث ۴۳۷۳۔

www.waseemziyai.com

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

عَنْ عُمَرَ بْنُ اَبِی سَلْمَۃَ قَالَ کُنْتُ غُلاماً فِی حِجْرِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتُ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِینِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ (۱)

تشریح: اس حدیث میں کھانے کے آداب بیان کئے گئے ہیں۔ اپنی پلیٹ میں کھائیں، اپنے سامنے سے کھائیں پوری پلیٹ میں اِدھر اُدھر ہاتھ نہ گھمائیں۔ اگر کسی دوسرے کے ساتھ مل کر ایک ہی برتن میں کھا رہے ہوں تو اپنے سامنے سے کھائیں۔ دوسرے کے سامنے جو چیز ہے اس کی طرف ہاتھ نہ لے جائیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کھانا کھانا شروع کریں۔ دائیں ہاتھ سے کھائیں۔ اور آخر میں الحمد للہ کہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ:-

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پینے سے منع کیا ہے''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

عن انس رضی اللّٰہ عنہ اَنَّہُ نَھیٰ اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُل قَائِماً (۲)

تشریح: اس حدیث میں کھڑے ہوکر پینے سے منع کیا گیا ہے اور کھڑے ہوکر کھانے پینے کو بہت برا کہا گیا ہے۔ شادی بیاہوں اور پارٹیوں میں اکثر لوگ کھڑے ہوکر

۱۔ صحیح بخاری: حدیث ۴۹۵۷، مسلم: حدیث ۳۷۶۷۔

۲۔ مسلم: حدیث ۳۷۷۲، سنن الترمذی ۱۸۰۰۔

www.waseemziyai.com

کھاتے پیتے ہیں۔ حالانکہ حدیثِ رسول ﷺ میں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ایسے موقعوں پر ہم خود بھی بیٹھ کر کھائیں پئیں اور دوسروں کو بھی بتائیں کہ اس طرح کھڑے ہو کر کھانے پینے سے اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

س: پانی پینے کے آداب حدیث میں کیا بتائے گئے ہیں؟

ج: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ جو حضور ﷺ کے (چچا زاد بھائی تھے) نے بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

کچھ پینا ہو تو ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح نہ پی جاؤ، بلکہ دو اور تین بار پیو اور پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھو اور پی چکنے کے بعد الحمدللہ کہو۔"

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

عَن اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِداً كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوا مَثْنٰى و ثُلٰثَ وَسَمُّوا اِذَا اَنْتُم شَرِبْتُمْ وَاحْمِدُوا اِذَا اَنْتُم رَفَعتُم – (۱)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانی پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھی جائے۔ پانی دو اور تین سانسوں میں پیا جائے۔ آخر میں الحمد لِلّٰه کہا جائے۔ جبکہ اور حدیثوں میں ہے کہ دائیں ہاتھ سے پانی پیا جائے اور بیٹھ کر پیا جائے اور پینے سے پہلے پانی کو ایک نظر دیکھ بھی لیا جائے تاکہ پانی میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جو نقصان دہ ہو۔

۱۔ سنن الترمذی: حدیث ۱۸۰۷۔

www.waseemziyai.com

لباس کے بارے میں احادیث

س: کیا لڑکے لڑکیوں کی طرح کے رنگ برنگے لباس پہن سکتے ہیں؟

ج: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''ریشمی لباس اور سونے کے زیورات (سونا) میری امت کے مردوں کے لئے پہننا حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُورِ اُمَّتِیْ وَ اُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ (۱)

تشریح: اس حدیث میں مردوں کے لئے دو چیزوں سے منع کیا گیا ہے۔ ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کے زیورات یا کسی بھی شکل میں سونا پہننے سے خواہ وہ گھڑی کا چین ہو یا بٹن کی صورت میں ہو یا گلے میں لاکٹ کی صورت میں ہو۔ ایک اور حدیث میں عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے یعنی عورتوں کے سے لباس پہننے، ان کی طرح بناؤ سنگھار کرنے اور ان کی طرح کے بال بنانے سے منع کیا ہے۔

حدیث اس طرح ہے:-

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی لعنت ہو ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں''۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

۱۔ سنن النسائی: حدیث ۵۰۵۷، سنن الترمذی: حدیث ۱۶۴۲۔

www.waseemziyai.com

لَعَنَ اللّٰـهُ مُخَنَّثِی الرِّجَالِ الَّذِیْنَ یَتَشَبَّھُوْنَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّھَات بِالرِّجَالُ (۱)

س: ننگے سر رہنے یا ٹوپی پہننے کے بارے میں کوئی حدیث ہے؟

ج: جی ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنتے تھے جو آپ ﷺ کے سر پر جمی رہتی تھی۔"

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عن عائشة قالت: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَلْبِسُ قَلَنْسُوَۃً بَیْضَاءَ لَاطِئَۃً (۲)

اس حدیث سے حضور ﷺ کا سفید ٹوپی پہننا ثابت ہے اور دیگر احادیث میں عمامہ پہننے کا بھی بیان ہے مگر کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر ننگے سر رہتے ہوں، بلکہ ٹوپی یا عمامہ میں سے کوئی نہ کوئی چیز ہمیشہ پہنے رہتے تھے۔ اس لئے ننگے سر رہنا ٹھیک نہیں بلکہ کوئی خوبصورت سی ٹوپی پہن کے رکھنا ہی بہتر اور سنت ہے۔

۱۔ کنز العمال ۱۶/۴۵۱۱۲، وابن ماجہ ۱۸۹۳۔

۲۔ کنز العمال حدیث: ۱۸۲۸۵۔

www.waseemziyai.com

آدابِ بیت الخلاء

(باتھ روم جانے کے آداب)

س: کیا حدیث میں بیت الخلاء (باتھ روم) کے آداب بھی بیان ہوئے ہیں۔

ج: جی ہاں، بیت الخلاء کے آداب سکھاتے ہوئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''یہ بیت الخلاء جنات کے رہنے کی جگہیں ہیں تو جب کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہتا ہوا جائے:

اَللّٰھُمَ اِنِّی اَعُوذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

''یعنی اے اللہ میں آپ (کے ذریعہ) سے شیطانوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

اِنَّ ھٰذِہِ الْحُشُوشَ مُحتَضِرَۃٌ فَاِذَا اَتٰی اَحَدُکُم الْخَلاءَ فَلْیَقُلْ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ(۱)

س: کیا بیت الخلاء میں بیٹھنے کا کوئی خاص طریقہ ہے؟

ج: جی ہاں، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم قضائے حاجت کے لئے (باتھ روم) جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھو اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔

۱۔ ابوداؤد: حدیث ۵، ابن ماجہ: حدیث ۲۹۲، ومشکوۃ باب آداب الخلاء، مسند احمد ۱۸۵۲۵۔

www.waseemziyai.com

عَن اَبِی اَیّوبَ الاَنصَاریِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتیٰ اَحَدُ کُمُ الغَائِطَ فَلاَ یَستَقبِلِ القِبلَةَ وَلاَ یُوَلِّهَا ظَهرَهُ شَرِّقُوا اَوغَرِّبُوا (۱)

تشریح: باتھ روم میں اگر W.C اس طرح لگی ہو کہ اس پر بیٹھنے سے منہ قبلہ کی طرف ہوتا ہو یا پیٹھ قبلہ کی طرف ہوتی ہو تو ایسے باتھ روم میں قضائے حاجت کے لئے نہ بیٹھنا چاہئیے جہاں کہیں W.C اس طرح لگی ہو اسے جلدی اکھڑوا کر دوسرے رخ سے لگوانا چاہئیے تا کہ بیٹھنے والے کا رخ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو۔ کھلی جگہ پر جہاں باتھ روم نہ ہوں اور لوگ کھیتوں کھلیانوں میں قضائے حاجت کو جاتے ہوں وہاں بھی خیال رکھا جائے کہ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے نہ بیٹھیں۔

س: پیشاب کرتے وقت کی کوئی خاص احتیاط بتائی گئی ہے؟

ج: جی ہاں، حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پیشاب کی چھینٹوں سے بچو۔ اس لئے کہ عام طور پر قبر میں عذاب اسی وجہ سے ہوتا ہے۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

تَنَزَّهُوا مِنَ البَولِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابَ القَبرِ مِنهُ (۲)

ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ صحیح بخاری باب ۱۰۶، حدیث ۱۴۱، صحیح مسلم: حدیث ۳۸۸۔

۲۔ کنز العمال ۹/۲۳۶۵۔

www.waseemziyai.com

"تم میں سے جب کوئی شخص پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔"

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُم فَلاَ يَتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتٰى الْخَلاَءَ فَلاَ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ وَلاَ يَتَمَسَّحَ بِيَمِيْنِهٖ — (۱)

نوٹ: باتھ روم یا کھلی جگہ جہاں بھی پیشاب کرنے کی جگہ ہو، پیشاب کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ پیشاب کی چھینٹیں پاؤں یا جسم کے یا لباس کے کسی حصّہ پر نہ پڑیں۔

س: باتھ روم سے نکلنے کی بھی کوئی دعاء ہے؟

ج: جی ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء سے باہر نکلے تو یہ کہے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِی

"یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے اس تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی"۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللّٰه عنه قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِی (۲)

۱۔ بخاری، کتاب الوضوٴ: حدیث ۱۴۹، صحیح مسلم حدیث ۲۹۲۔

۲۔ سنن ابن ماجہ: حدیث ۲۹۷ ومشکوٰۃ باب آداب الخلاء۔

www.waseemziyai.com

تشریح: بیت الخلاء کے آداب کے بارے میں اور بھی احادیث ہیں، جن میں یہ بات بھی بتائی گئی ہے کہ بیت الخلاء میں باتیں کرنا، کھانسنا، کسی کی بات کا جواب دینا منع ہے۔ بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ باتھ روم کے اندر ہوتے ہیں اور باہر سے کوئی دوسرا آواز دینے لگتا ہے کہ جلدی کرو، باہر آؤ، یا گھر والے پوچھنے لگتے ہیں کون ہے باتھ روم میں اور اندر والا اپنا نام بتاتا ہے۔ اسی طرح بعض جگہوں پر باتھ روم میں بھی فون لگے ہوتے ہیں اور لوگ وہاں بھی فون سن کر جواب دیتے ہیں، یہ سب اسلام کے سکھائے ہوئے آداب اور اسلامی کلچر کے خلاف ہے۔

مسجدوں، مدرسوں، اسکولوں، کالجوں اور دیگر عام مقامات پر بنے ہوئے باتھ روموں کے اندر لوگ کچھ باتیں لکھتے رہتے ہیں یہ بہت ہی خراب عادت اور برا کام ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

س: سونے کے لئے لیٹنے کا کوئی طریقہ ایسا بھی ہے جس سے منع کیا گیا ہو۔

ج: جی ہاں۔ منہ کے بل لیٹنے (اوندھا لیٹنے) سے منع کیا گیا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قُم فَاِنَّهَا نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ يعنى اَلنَّوْمُ عَلٰى الْوَجْهِ (۱)

(اٹھو کہ اس طرح سونا جہنمیوں کا سونا ہے یعنی چہرے کے بل)

سنن ابن ماجہ میں اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت جنید نامی ایک صحابی اوندھے لیٹے ہوئے تھے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس حال میں لیٹنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اے جنید اٹھو اور یوں اوندھے نہ لیٹو کہ یہ جہنمیوں کا سا لیٹنا ہے۔

۱۔ کنز العمال، ۱۵/۹۷۹۱۳۴، ابن ماجہ، کتاب الادب باب النہی عن الاضطجاع علی الوجہ ۳۷۱۵۔

www.waseemziyai.com

عبادات

www.waseemziyai.com

نماز کے بارے میں احادیث

س: کیا بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم اللہ کے رسول ﷺ نے دیا ہے؟

ج: جی ہاں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے بچوں کو جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو نماز پڑھنے کو کہو اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز ادا نہ کرنے پر مارو۔ اور ان کے بستر الگ کردو''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

عَن عَمرِوْ بن شُعَیب عَن اَبِیهِ عَن جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُم بِالصَّلٰوةِ وَهُم اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوهُم عَلَیْهَا وَهُم اَبْنَاءُ عَشَرَ سِنِینَ وَفَرِّقُوا بَیْنَهُم فِی الْمَضَاجِعِ (۱)

تشریح: نماز اگرچہ بالغ ہونے پر فرض ہوتی ہے اور بچے عموماً ۱۵ سولہ برس میں بالغ ہو جاتے ہیں جبکہ بچیاں ۱۳، ۱۴ سال میں۔ لیکن نماز کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہ ہے کہ سات سال سے ہی شروع کر دی جائے اور اگر دس سال کی عمر کا بچہ ہو جائے اور وہ نماز نہ پڑھے تو اسے سختی سے کہا جائے یہاں تک کہ پھر بھی نماز نہ پڑھے تو اسے سزا کے طور پر اس کی پٹائی بھی کی جاسکتی ہے۔

۱۔ سنن ابوداؤد، حدیث ۴۱۸، ومسند احمد ۶۴۰۲۔

www.waseemziyai.com

بچوں کو چاہئے کہ وہ خود ہی نماز کا خیال رکھیں۔ سات سال کی عمر سے ہی پابندی سے نماز ادا کریں تاکہ والدین کو یہ ضرورت ہی نہ پڑے کہ وہ ان کی پٹائی لگائیں۔

س: گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں؟

ج: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جماعت کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز پر اس نماز سے ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے جو اکیلے پڑھی جائے۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:۔

عَن ابی سعید اَنَّهُ سَمِعَ النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَةً ۔ (۱)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر پر یا کہیں بھی اکیلے نماز پڑھیں گے تو ایک نماز کا ثواب ایک ہی کا ہے جب کہ مسجد میں یا مسجد کے علاوہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے تو ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ اس لئے نماز باجماعت مسجد میں ہی ادا کرنی چاہئے۔

س: کوئی ایسا عمل ہے جس سے ایک مسلمان کے سارے گناہ معاف ہو جائیں؟

ج: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

''جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰه، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰه اور ۳۴ بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

۱۔ بخاری باب فضل صلاۃ الجماعۃ: حدیث ۶۰۹، وصحیح مسلم حدیث ۱۰۳۸۔

www.waseemziyai.com

پڑھے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔"

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ اَبِی هُرَیرةَ رضی اللّٰه عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّم مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثاً وَّثَلٰثِینَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلاثاً وَّ ثَلاثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰهَ ثَلاثاً وَّ ثَلاثِیْنَ فَتِلْکَ تِسْعَةَ وَّتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمأ ئةِ لااِ لٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاشَرِیْکَ لَهُ — لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحمدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَئيٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خطَایَاهُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ — (۱)

تشریح: نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کے لئے وضو بنانے پر بھی گناہ معاف ہوتے ہیں۔ جس کے لئے مسجد کی طرف چل کر جانے پر بھی گناہ معاف ہوتے ہیں، جس کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔ جس کے بعد دعاء کریں تو دعاء قبول ہوتی ہے۔ جس کے بعد حدیث میں بیان کئے گئے الفاظ پڑھیں تو کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں سب کے سب معاف ہو جاتے ہیں۔ (سوائے کبیرہ گناہوں کے قیامت کے دن سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا کہ بتاؤ نماز ادا کرتے تھے یا نہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کو سب کا حال معلوم ہے۔

۱۔ صحیح مسلم: حدیث ۹۳۹۔

www.waseemziyai.com

مسجد کے آداب

س: مسجد کے آداب کیا ہیں؟

ج: مسجد کے آداب کے بارے میں ایک بات ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ:

''کوئی بدبودار چیز، کچی لہسن، پیاز وغیرہ کھا کر مسجدوں میں نہ آیا کرو۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔

عن ابنِ عُمَر اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الْبَقْلَۃَ فَلَا یَقْرِبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتّٰی یَذْھَبَ رِیْحُھَا یَعْنِیُ الثَّوْم – (۱)

س: نماز سے جسم و جان کو بھی کوئی فائدہ پہنچتا ہے؟

ج: جی ہاں۔ نماز کے بے شمار ظاہری اور باطنی فائدے ہیں۔ ان میں سے ایک ظاہری فائدہ یہ ہے کہ اس سے شفا ملتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''میں مسجد میں دردِ شکم کی وجہ سے لیٹا ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور (مجھ سے) فرمایا کیا تم بیمار ہو؟ میں نے کہا۔ ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اٹھو اور نماز پڑھو۔ بے شک نماز میں شفاء ہے۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔

عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ ھَجَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَھَجَّرْتُ فَصَلَّیْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَالْتَفَتَ إِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشِکَمَتْ

۱۔ مسلم، کتاب المساجد: حدیث ۱۷۸، صحیح بخاری حدیث ۸۰۶۔

www.waseemziyai.com

دَرْدُ قُلْتُ نَعَم یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّ فِی الصَّلاۃِ شِفَاءٌ (۱)

س: وضو میں مسواک کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ج: وضو بناتے وقت مسواک کرنے کا مقصد منہ کو بدبو سے پاک کرنا ہے، حدیث شریف میں ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مسواک منہ کو پاک کرتی ہے اور پروردگار کو راضی کرتی ہے''

حدیث شریف کے الفاظ یوں ہیں:-

عن عائشة رضی اللہ عنها قالت : قال رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَلسِّواکُ مَطْهَرَۃٌ لِلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ۔ (۲)

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن میں جب بھی سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے تھے۔''

تشریح: مسواک کرنا سنت ہے اور اس کا مقصد دانتوں اور منہ کی صفائی ہے، آج کل جس طرح کی غذائیں ہم کھاتے ہیں ان کے استعمال سے دانت اور معدہ اکثر خراب رہتے ہیں۔ اس لئے اور بھی ضروری ہے کہ مسواک یا ٹوتھ برش استعمال کریں، ٹوتھ برش سے بھی منہ اور دانت خوب صاف ہو جاتے ہیں لیکن اگر اس کے ساتھ ساتھ مسواک بھی استعمال کیا جائے تو سنت پر عمل کا ثواب بھی ملے گا اور صفائی بھی خوب ہوگی۔

۱۔ کتاب الطب ابونعیم، ابن ماجہ: حدیث ۳۴۴۹۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الصوم، سنن النسائی: حدیث ۵۔

www.waseemziyai.com

حقوق

www.waseemziyai.com

والدین کے بارے میں احادیث

س: والدین کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

ج: ابو اور امی یا باپ اور ماں یا پاپا اور ماما کو والدین کہتے ہیں۔

س: والدین کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا بتایا ہے؟

ج: والدین کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"اگر کسی کے ماں باپ اس سے ناراض ہوں تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ اور اگر ماں باپ خوش ہوں تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے بچوں سے خوش ہوتے ہیں۔"

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَنْ اَرْضٰی وَالِدَیْهِ فَقَدْ اَرْضَی اللّٰه وَمَنْ اَسْخَطَ وَالِدَیْهِ فَقَدْ اَسْخَطَ اللّٰه (۱)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کو ناراض کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اگر کسی نے اپنے ماں باپ کو خوش رکھا تو اس سے اللہ بھی خوش ہوتا ہے۔

والدین کے حقوق

س: والدین کے حقوق کے بارے میں ہمارے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا فرمایا ہے؟

ج: ایک صاحب خانہ کعبہ کے طواف کے دوران اپنی ماں کو اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوئے طواف کروا رہے تھے کہ اسی اثناء میں ان کی نظر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی اور

۱۔ کنز العمال، ج ۱۶/ص ۴۷۰،

www.waseemziyai.com

انہوں نے پیارے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کیا (پیٹھ پر اپنی ماں کو اٹھا کر طواف کروا کر) میں نے ان کا حق ادا کر دیا؟ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں بلکہ ایک آہ کے برابر بھی نہیں۔'' (یہ حدیث مسند بزاز میں ہے۔)(۱)

تشریح: خانہ کعبہ کے اردگرد سات چکر عبادت کی نیت سے لگانا طواف کہلاتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر چلے تو ظاہر ہے کہ یہ خاصا مشقت کا کام ہے اور چند قدم چل کر وہ تھک جائے گا۔ حدیث میں بیان ہوا ہے کہ ایک شخص اپنی امی کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر طواف کرا رہا تھا کہ اس کی ملاقات پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگئی اور اس نے ان سے پوچھ ہی لیا کہ یہ جو میں اپنی امی کو اتنی مشقت سے طواف کروا رہا ہوں تو کیا اس سے میری امی کے جو حقوق مجھ پر ہیں وہ ادا ہو جائیں گے؟ تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ماں کے حقوق بچوں پر بہت زیادہ ہیں اس قدر زیادہ کہ اگر کوئی اس کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر طواف جیسی عبادت بھی کروائے جب بھی وہ حقوق ادا نہیں ہوتے۔ پھر پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:-

''نہ ایک آہ کے برابر''

ثابت ہوا کہ ماں کے حقوق بچوں پر بہت زیادہ ہیں اور بچوں کو اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری اور بہت خدمت کرنی چاہئے کیونکہ انہوں نے بچپن میں بچوں کی بہت زیادہ محنت ومشقت سے دیکھ بھال اور پرورش کی جس کی وجہ سے بچوں پر ان کے حقوق بہت زیادہ ہیں۔

س: والدین (ماں باپ) کے حقوق کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

ج: والدین کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔''

۲۔ تفسیر ابن کثیر سورۃ بنی اسرائیل تفسیر آیت ۲۳، بحوالہ مسند بزاز۔

www.waseemziyai.com

حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ (۱)

تشریح: اس حدیث شریف میں بتایا گیا ہے کہ اگر کسی کے والدین اس سے ناراض ہوں تو اللہ تعالیٰ بھی اس شخص سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص اپنے والدین کی خدمت کر کے انہیں راضی (خوش) رکھے تو اس شخص سے اس کے اس عمل (خدمت) کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی راضی (خوش) ہوتے ہیں۔

یعنی والدین کو کسی صورت ناراض نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ان کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور جس شخص سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں تو پھر اس کو کسی کام میں نہ تو کامیابی ہو سکتی ہے اور نہ آخرت میں اس کی بخشش۔

س: ماں باپ کی خدمت کرنے سے کیا ملتا ہے؟

ج: ماں باپ کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور آخرت میں جنت ملے گی۔ اس سلسلہ میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث قابل غور ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ وعدہ (بیعت) کرتا ہوں کہ ہجرت اور جہاد (کی جب ضرورت ہوگی) کروں گا، اور اس پر اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا کہ دونوں زندہ ہیں۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ سے اجر کی امید رکھتے ہو، اس نے کہا! جی ہاں، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے والدین کے پاس چلے جاؤ اور ان سے حسن سلوک کرو۔

۱۔ سنن الترمذی: حدیث ۱۸۲۱۔

www.waseemziyai.com

حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

اَقْبَلَ رَجُلٌ اِلٰی النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَقَالَ اُبَایِعُکَ عَلٰی الْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ اَبْتَغِیْ الْاَجْرَ مِنَ اللّٰہِ قَالَ فَھَلْ مِنْ وَّالِدَیْکَ اَحَدٌ حَیٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ کِلاھُمَا – قَالَ فَتَبْتَغِی الْاَجْرَ مِنَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ اِلٰی وَالِدَیْکَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَھُمَا – (۱)

تشریح: اگر کوئی شخص اتنا بڑا نیکی کا کام کرنا چاہے کہ اسے اللہ سے ہجرت اور جہاد جیسا ثواب ملے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کرے۔ والدین کی خدمت کرنے سے اسے ہجرت اور جہاد جتنا ثواب ملے گا۔

س: کیا ماں باپ کی خدمت جہاد سے بھی بہتر ہے؟

ج: جی ہاں۔ ماں باپ کی خدمت جہاد سے بھی بہتر (افضل) ہے۔ ایک آدمی ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ: ''میں جہاد (جنگ) میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ اوراس سلسلہ میں آپ ﷺ سے مشورہ لینے آیا ہوں۔ آپ ﷺ کا کیا مشورہ ہے؟ پیارے نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں زندہ ہیں۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر ان کی خدمت کرو۔ کیونکہ جنت ماں کے پاؤں کے نیچے ہے۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

عَنْ معاویۃِ بن جَاھِمَۃَ اَنَّ جاھِمَۃَ جَاءَ اِلٰی النبِّی

۱۔ صحیح مسلم کتاب البر والصلہ: حدیث ۶۳۸۴۔

www.waseemziyai.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یا رَسُولَ اللّٰہِ اَرَدْتُ اَنْ اَغزُوَ وَقَدْ جِئتُ اَسْتَشِیرُکَ فَقَالَ ھَلْ لَکَ مِنْ اُمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزِمْھَا فَاِنَّ الْجَنَّۃَ عِنْدَ رِجْلِھَا ۔ (۱)

تشریح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس نیت اور ارادہ سے جہاد میں شامل ہونا چاہے کہ اسے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں جنت دیں اور اس شخص کے ماں باپ یا صرف ماں ہی زندہ ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ جہاد کی بجائے ماں کی خدمت کرے ماں کی خدمت کرنے سے اسے آخرت میں جنت مل جائے گی۔

یعنی ماں کی خدمت اتنی بڑی بات اور اتنا بڑا کام ہے کہ جس سے جنت ملتی ہے۔ اور یہ جو کہا گیا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ جنت کو تلاش کرنے کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں نہ اس کے لئے کہیں دور جا کر عبادت کرنے کی ضرورت ہے بلکہ اگر کوئی شخص اپنے گھر پر ہی اپنے ماں باپ یا ماں کی خدمت کرتا رہے تو اسے اس عمل کی وجہ سے جنت مل جائے گی۔

س: ماں اور باپ میں سے زیادہ خدمت اور حسن سلوک کا حقدار کون ہے؟

ج: دونوں خدمت اور حسن سلوک کے حقدار ہیں، مگر چونکہ ماں بچے کی پرورش میں بہت زیادہ تکلیفیں اٹھاتی ہے اس لئے وہ خدمت اور حسن سلوک کی مستحق بھی زیادہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابیؓ آئے اور انہوں نے آ کر پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ بتایئے کہ میرے اچھے برتاؤ (حسن سلوک) کا زیادہ حقدار کون ہے؟ پیارے نبی ﷺ نے جواب یا۔ تمہاری ماں، انہوں نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد، پیارے نبی ﷺ نے فرمایا، تمہاری ماں، انہوں نے پھر پوچھا کہ پھر کون حقدار ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری

۱۔ سنن نسائی: حدیث ۳۰۵۳، و ابن ماجہ: حدیث ۲۷۷۱۔

ماں۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ پھر کون حقدار ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تمہارا باپ، پھر دیگر قریبی رشتہ دار درجہ بہ درجہ۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

عَن بَحزِ بنِ حَكِيمٍ عن ابيه عن جَدِّهٖ قَالَ قلتُ يَا رَسُولَ اللّٰه مَنْ ابَرُّ قَالَ اُمُّکَ قُلتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قُلتُ ثمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قُلتُ ثمُّ مَنْ قَالَ اَباکَ ثمّ الْاَقْرَبُ فَالْاَ قْرَبُ۔ (۱)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوں تو ماں باپ دونوں ہی اچھے برتاؤ، حسن سلوک کے حقدار ہیں مگر ماں چونکہ بہت زیادہ تکلیفیں برداشت کر کے بچے کو پالتی ہے اس لئے وہ بہت زیادہ اچھے برتاؤ کی مستحق ہے۔ اگر چہ باپ بھی حسن سلوک کا حقدار ہے۔ اس حدیث سے بعض جاہل لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ بس باپ کا تو کوئی حق ہی نہیں اگر ہے بھی تو چوتھے درجہ میں۔ حالانکہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں بلکہ مقصد ماں کی بہت زیادہ خدمت کرنے کی طرف توجہ دلانا ہے اور باپ اگر ناراض ہو جائے تو خدا ناراض ہو جاتا ہے یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہیے۔

س: کیا کسی حدیث میں آیا ہے کہ باپ کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں؟

ج: جی ہاں وہ حدیث اس طرح ہے:۔

عَنْ عَبدِاللّٰهِ بنْ عُمرَ رضی اللّٰه عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ رِضٰی الرَّبِّ فِی رِضٰی الوَالِدِ وسَخَطُ الرَّبِّ فِی سَخَطِ الْوَالِدِ (۲)

۱۔ مشکوۃ باب البر والصلہ۔

۲۔ سنن الترمذی: حدیث ۱۸۲۱، ومشکوۃ باب البر والصلہ۔

www.waseemziyai.com

تشریح: باپ اگر کسی وجہ سے ناراض ہو جائے تو اس شخص سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی مرادیں حاصل کرنے اور اس کو راضی رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ والد کو کبھی ناراض نہ کیا جائے۔

س: اگر کسی کے والدین انتقال کر چکے ہوں اور اسے ان کی خدمت کا موقع نہ مل پایا ہو تو وہ کیا کرے؟

ج: اگر کسی کے والدین انتقال کر چکے ہوں مگر والدین کے رشتہ دار اور دوست ہوں تو ان سے اچھا برتاؤ (نیکی) کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بہترین نیکی انسان کا اپنے والدین کے دوستوں کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔''

حدیث کے اصل الفاظ اس طرح ہیں۔

اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ (۱)

تشریح: اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ والدین کے دوستوں کا احترام کیا جائے اور ان سے اچھا برتاؤ (نیکی) کی جائے۔

س: اگر کبھی والدین غصّے ہو جائیں تو کیا کیا جائے؟

ج: اگر کسی وجہ سے والدین کبھی غصہ کریں تو ہمیں خاموش ہو جانا چاہیے اور اپنی زبان سے کوئی ایسا لفظ نہیں نکالنا چاہیے جس سے ان کو مزید غصہ آئے، بلکہ انہیں راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس شخص نے اپنے والدین کے ساتھ نیکی نہیں کی جس نے ان کی طرف غصہ سے دیکھا۔''

حدیث شریف کے اصل الفاظ اس طرح ہیں:۔

۱۔ صحیح مسلم باب ۸۹۹، حدیث ۶۳۹۰، نیز ۴۶۲۹۔

www.waseemziyai.com

وَلَم یُبَرِّ وَالِدَیهِ مَن اَحدَّ النَّظَرَ اِلَیهِماَ فِی حَالِ الْعُقُوقِ (۱)

تشریح: ماں باپ کی طرف غصے سے دیکھنا بھی منع ہے اور ان سے غصہ سے کوئی بات کہنا تو بہت ہی برا اور گناہ کا کام ہے۔

س: والدین کے احترام کے بارے میں ہمارے پیارے نبی ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟

ج: والدین کے احترام کی ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بہت تاکید کی ہے، ایک بار ایک صاحب ہمارے پیارے نبی ﷺ کے پاس آئے ان کے ساتھ ایک بوڑھے آدمی بھی تھے۔ پیارے نبی ﷺ نے ان سے پوچھا یہ تمہارے ساتھ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا یہ میرے والد ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا، تو پھر تم ان کے آگے مت چلو، اور نہ ان کو گالی دلانے کا ذریعہ بنو اور نہ ان کے بیٹھنے سے پہلے بیٹھو، اور نہ ان کو ان کا نام لے کر پکارو۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔

عَن عائشة رَضِیَ اللّٰه عَنهاَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم لَا تَمشِ اَمَامَ اَبِیکَ وَلاَ تَسْتَسَبَّ لَهُ وَلاَ تَجلِسْ قَبلَهُ وَلاَ تَدْعُهُ بِاسمِهٖ (۲)

تشریح: والدین کے ساتھ کہیں جانے کا اتفاق ہو تو ان کے پیچھے پیچھے چلیں آگے نہ چلیں، یا ان کے بائیں جانب ایک قدم پیچھے پیچھے چلیں، ان کے ساتھ بیٹھنے کا اتفاق ہو تو جب تک وہ کھڑے ہیں کھڑے رہیں۔ اور ان کے بیٹھنے کے بعد بیٹھیں۔ وہ بیٹھ جائیں تو ان کے سامنے سکڑ سمٹ کر ادب سے بیٹھیں، پاؤں پھیلا کر اور اس طرح نہ

۱۔ سنن دار قطنی۔

۲۔ کنز العمال، حدیث ۴۵۵۱۴، وطبرانی فی الا وسط۔

www.waseemziyai.com

بیٹھیں جس طرح اپنے ہم عمر دوستوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ان سے بات کریں تو نرم لہجے میں اور نظریں جھکا کر احترام سے دھیمی آواز میں بات کریں۔کسی کے والدین کو گالی نہ دیں ورنہ وہ پلٹ کر آپ کے والدین کو گالی دے گا اس طرح آپ اپنے والدین کو گالی دلانے کا ذریعہ بنیں گے۔

س: والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ کہا گیا ہے۔مگر کوئی اپنے والدین کو گالی تو نہیں دیتا؟

ج: جی ہاں عام طور پر کوئی اپنے والدین کو گالی نہیں دیتا۔مگر اب اس ماڈرن معاشرہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے والدین کو گالی دینے لگے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو خود تو گالی نہیں دیتے مگر کسی دوسرے سے گالی دلوا دیتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''کبیرہ (بڑے بڑے) گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے۔کسی نے پیارے نبی ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! کوئی کسی دوسرے شخص کے باپ کو گالی دے اور پھر وہ شخص اس کے باپ کو گالی دے۔ یہ کسی کی ماں کو گالی دے اور پھر وہ شخص پلٹ کر اس کی ماں کو گالی دے۔''

حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:-

عَن عبداللّٰہ بِن عَمرٍو قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ قَالُوا یارَسُولَ اللّٰہِ وَھَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ؟ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَاالرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہُ

www.waseemziyai.com

فَيَسُبُّ أُمَّهُ (۱)

تشریح: اگر کسی کے ماں باپ کو کوئی گالی دے اور وہ پلٹ کر اس کے ماں باپ کو گالی دے تو اس طرح اپنے ماں باپ کو گالی دلوانے کا سبب یہ شخص خود ہوا۔ اس طرح کسی سے اپنے ماں باپ کو گالی دلوانا ایسا ہی برا ہے جس طرح خود گالی دینا برا، اور اسے کبیرہ گناہ یعنی بڑا گناہ کہا گیا ہے۔

س: والدین کی نافرمانی سے کیا مراد ہے؟

ج: والدین کی نافرمانی سے مراد ان کا کہنا نہ ماننا یا ان کی بات اور حکم پر عمل نہ کرنا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"تمام گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ قیامت تک، جب تک چاہتے ہیں ٹالتے رہتے ہیں۔ سوائے والدین کی نافرمانی کے کہ اللہ تعالیٰ والدین کی نافرمانی کرنے والے کی سزا اسے اس کے مرنے سے پہلے دنیا ہی میں دے دیتے ہیں۔"

اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں۔

كُلُّ الذُّنُوبِ يُؤَخِّرُ اللّٰه تعالىٰ مَاشَاءَ مِنْهَا اِلَّا عُقُوقُ الْوَالِدَيْن، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَبلَ الْمَمَاتِ (۲)

تشریح: والدین کی بات نہ ماننا، ان کا حکم نہ ماننا، ان کے کہنے کے خلاف چلنا گناہ ہے اور اس کی ایک سزا انسان کو دنیا ہی میں مل جاتی ہے۔ آخرت میں اس نافرمانی کی وجہ سے بخشش نہ ہونا اور وہاں سزا ملنا الگ ہے۔ اس لئے والدین کی نافرمانی کسی صورت نہ کرنی چاہیے خواہ اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینا پڑے۔ ایک اور

۱۔ صحیح بخاری و مسلم: حدیث ۱۳۰۔

۲۔ طبرانی و کنز العمال: حدیث ۴۵۵۴۵۔

www.waseemziyai.com

حدیث میں یہ بات اس طرح سمجھائی گئی ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ کو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی وصیت (ہدایت) کی ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا چاہئے اگر چہ تمہیں قتل کر دیا جائے اور جلا ڈالا جائے اور والدین کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے اگر چہ وہ تمہیں یہ حکم دیں کہ تم اپنے مال اور اہل وعیال کو بھی چھوڑ دو۔

حدیث کے اصل الفاظ اس طرح ہیں۔

عَن عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَن: يَارَسُولَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ ، قَالَ اُوصِیکَ اَن لاَ تُشْرِکَ بِاللّٰهِ شَيْأً وَاِنْ قُطِعْتَ اَوْ حُرِّقْتَ بِالنارِ وَلاَ تَعقنَ وَالِدَيْکَ وَاِنْ اَرَادَکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ دُنْيَاکَ فَاخْرُجْ (۱)

تشریح: اگر کسی کے والدین اسے یہ کہیں کہ فلاں کام کرو اور اس کے بیوی بچے اس سے کہیں کہ نہ کرو، یا اس کے والدین کہیں فلاں کام مت کرو اور اس کے بیوی بچے کہیں کہ فلاں کام کرو اور اس طرح یہ مسئلہ کھڑا ہو جائے کہ اب وہ کس کی بات مانے اور کس کی نہ مانے تو اسے ماں باپ کی بات ماننی چاہئے اگر چہ ایسا کرنے سے اس کے بیوی بچے اس سے ناراض ہو کر اسے چھوڑ کر چلے جائیں یا خود اس کو گھر سے نکال دیں۔ کیونکہ والدین کا حق بیوی بچوں سے زیادہ ہے اور ماں باپ کی فرماں برداری ضروری ہے۔ اسی طرح کوئی بھی ایسا کام جس کی وجہ سے والدین بیوی بچوں کو چھوڑ کر الگ ہو جانے کی ہدایت کریں تو ماں باپ کی بات ماننا ہوگی بشرطیکہ والدین کا حکم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے خلاف نہ ہو۔

۱۔ کنز العمال: حدیث ۴۴۳۶۱، نیز الدیلمی۔

www.waseemziyai.com

بھائی اور دوست کے حقوق

س: بھائی کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

ج: بڑے بھائی کا احترام کرنا چاہئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حَقُّ کبیرِ الْاِ خْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِھِم کَحَقِّ وَالِدِہٖ

یعنی: بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائیوں پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق (بیٹوں پر)۔

تشریح: اس حدیث میں بڑے بھائی کا ادب کرنے کا اسی طرح حکم ہے جیسے ماں باپ کا ادب کیا جانا چاہئے۔ ایک اور حدیث میں چھوٹوں پر نرمی اور شفقت کرنے کا حکم ہے اور ان سے پیار محبت سے بات کرنے کی ہدایت ہے۔ اس طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹوں کو یہ سکھایا ہے کہ وہ بڑوں کا ادب کریں اور بڑوں سے کہا ہے کہ وہ چھوٹوں کے ساتھ مہربانی اور شفقت سے پیش آئیں۔

اچھا دوست

س: دوستوں کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

ج: دوستوں کے بارے میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باتیں بتائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ:

''بہترین دوست وہ ہیں جو اپنے دوست کے خیر خواہ ہوں۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ عَبدِ اللّٰہِ بِنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم خَیْرُ الْاَ صْحَابِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُ ھُمْ لِصَاحِبِہٖ ۔

www.waseemziyai.com

تشریح: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ جو دوست اپنے دوستوں کی بھلائی چاہے اور ان کا خیر خواہ ہو وہ دوست اللہ کے ہاں بہت اچھا سمجھا جاتا ہے۔ تو اس طرح ہر دوست کو یہ چاہئے کہ وہ اپنے دوستوں کی بھلائی کا کام کرے کسی معاملہ میں نہ تو ان کو نقصان پہنچائے، نہ تکلیف دے، نہ برا کہے، اور نہ ان کو کسی تکلیف میں دیکھ کر خوش ہو۔ بلکہ ہمیشہ ان کی خیر خواہی میں لگا رہے۔ ایسا کرنے سے وہ اللہ کے نزدیک اچھا انسان شمار ہوگا۔

پڑوسی کے حقوق کے بارے میں احادیث

س: پڑوسی کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

ج: پڑوسی کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جبرئیلؑ ہمیشہ مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے، حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اس کو وارث بنادیں گے''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیهِ وسَلَّم مَازَالَ جِبْرِیْلُ یُوصِیْنِی بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَیُوَرِّثُهُ۔ (۱)

تشریح: اس حدیث میں پڑوسی کے حقوق کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑوسی کا خیال رکھنے کی اس قدر تاکید کی کہ حضور ﷺ یہ خیال فرمانے لگے کہ شاید اب یہ حکم آئے گا کہ پڑوسی تمہارے انتقال کے بعد تمہارا وارث اور مال میں شریک ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑوسی کے حقوق بہت

۱۔ مسند احمد: حدیث ۹۳۶۹، ابن ماجہ: ۲۶۶۴۔

www.waseemziyai.com

زیادہ ہیں اور ہمیں اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھنا چاہیے اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔'' حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

مَنْ كَانَ يُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخر فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ (۱)

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

''جس شخص کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ رہا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔'' حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

لَايَدْ خُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهٗ (۲)

تشریح: ان دونوں حدیثوں سے بھی معلوم ہوا کہ ہمیں اپنے پڑوسی کا خیال رکھنا چاہیے اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے۔

مہمان کے حقوق اور احترام کے بارے میں احادیث

س: مہمانوں کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

ج: مہمانوں کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے''۔ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

---

۱۔ صحیح بخاری، حدیث ۵۵۶۰، صحیح مسلم ۳۲۵۵۔

۲۔ صحیح مسلم، حدیث ۶۶، مسند احمد ۸۰۷۸۔

www.waseemziyai.com

مَنْ كَانَ يُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَومِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ (۱)

س: اگر گھر میں کھانا کم ہو اور مہمان آ جائیں تو کیا کیا جائے؟

ج: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (صحابیٔ رسول) فرماتے ہیں کہ ایک انصاری (مدینہ کے رہنے والے مسلمان) کے ہاں ایک مہمان نے رات گزاری، اس انصاری کے پاس صرف اپنا اور اپنے بچوں کا کھانا تھا۔ اس نے بیوی سے کہا بچوں کو سلا دو اور چراغ بجھا دو اور تمہارے پاس جو کھانا ہے وہ مہمان کے آگے رکھ دو۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

عَنْ اَبِی هریرة رضی اللّٰه عنه اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهٖ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ اِلَّا قُوْتُه وَقُوتُ صِبْيَانِهٖ فَقَالَ لِامْرَأَتِهٖ نَوِّمِیْ الصِّبْيَةَ وَاَطْفِیءِ السِّرَاجَ وَقَرِّبِیْ لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ (۲)

تشریح: اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اگر کھانا کم ہو تو خود بھوکا رہ لے مگر مہمان کو کھانا کھلائے کیونکہ اس میں مہمان کی عزت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا درجہ ہے۔ اس میں بہت زیادہ ثواب دیا جاتا ہے۔

مہمانوں کی عزت صرف یہی نہیں کہ انہیں کھانا کھلایا جائے بلکہ ان کی عزت یوں بھی کی جانی ضروری ہے کہ ان کا پورا پورا احترام کیا جائے اور ان کے آرام و آسائش کا بھی خیال رکھا جائے۔

۱۔ صحیح مسلم، حدیث ۶۹، صحیح بخاری: حدیث ۵۶۷۰۔

۲۔ صحیح مسلم باب ۲۷۴: حدیث ۵۲۴۳، نیز ۳۸۳۰، صحیح البخاری: حدیث ۳۵۱۴۔

www.waseemziyai.com

خصائل

www.waseemziyai.com

اچھے کام (خوبیوں) کے بارے میں احادیث

راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

س: راستہ میں کبھی کبھار تکلیف دہ چیز نظر آ جاتی ہے اگر اسے ہٹا کر راستہ صاف کر دیا جائے تو کیا اس پر کوئی ثواب ملتا ہے؟

ج: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک شخص جا رہا تھا راستہ میں اس نے ایک خاردار شاخ دیکھی، اس نے اس کو اٹھا کر ایک طرف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ نیکی قبول کر لی اور اس کو بخش دیا۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُنَحِّيَنَّ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لاَ يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ ٥ (١)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص نے اس کو کاٹ دیا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

١۔ صحیح مسلم، حدیث ٤٧٤٤۔

www.waseemziyai.com

عَنْ أَبِی هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ لَقَدْ رَأَیْتُ رَجُلاً یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّۃِ فِی شَجَرَۃٍ قَطَعَھَا مِنْ ظَھْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ ٥ (١)

جبکہ ایک حدیث اس طرح بیان کی گئی ہے:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے نبی، مجھے ایسی چیز بتایئے جس سے میں نفع حاصل کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے راستہ سے کوئی تکلیف دہ چیز دور کردو۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

حَدَّثَنِی أَبُو بَرْزَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِی شَیْئًا أَنْتَفِعُ بِہِ قَالَ اعْزِلْ الْأَذَی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ ٥ (٢)

تشریح: مذکورہ بالا حدیثوں سے معلوم ہوا کہ راستہ میں اگر کوئی ایسی چیز پڑی ہو جس سے چلنے والوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہو تو اسے راستہ سے ہٹا کر ایک طرف کر دینا ثواب کا کام ہے اور ایسا کرنے والے لوگ اس معمولی سے کام کی بدولت جنت پاتے ہیں۔

١۔ صحیح مسلم، حدیث ٤٧٤٥۔

٢۔ صحیح مسلم، حدیث ٤٧٤٧۔

www.waseemziyai.com

سچ بولنا

س: سچ بولنے کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کیا ہے؟

ج: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"سچ بولا کرو۔ کیونکہ سچ بولنا نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جائے گی۔ اور جو شخص ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے وہ اللہ کے ہاں صدیق (یعنی بڑا سچا لکھا جاتا ہے۔"

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِی إِلَی الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ یَھْدِی إِلَی الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یَکُونَ صِدِّیقاً وَإِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِی إِلَی الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ یَھْدِی إِلَی النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ کَذَّابًا ○ (۱)

۱۔ صحیح مسلم، حدیث ۴۷۲۰، صحیح بخاری: حدیث ۵۶۲۹۔

www.waseemziyai.com

خوش اخلاقی کے بارے میں احادیث

س: خوش اخلاقی کے بارے میں کوئی حدیث سنایئے۔

ج: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''ایمان والوں میں زیادہ کامل ایمان کے مالک وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں۔''

حدیث شریف کے الفاظ یوں ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُومِنِینَ اِیْمَاناً اَحْسَنُھُمْ خُلُقاً (١)

ایک اور حدیث میں ہے، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''قیامت کے دن مومن کے عمل کے پلڑے میں سب سے وزنی چیز جو رکھی جائے گی وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔''

حدیث شریف کے الفاظ یوں ہیں:۔

عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِیَ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ مَا شَیْءٌ أَثْقَلُ فِی مِیزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ

١۔ سنن الترمذی: حدیث ١٠٨٢۔

www.waseemziyai.com

الْقِيَامَةِ مِن خُلُقٍ حَسَنٍ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ (۱)

تشریح: ان دونوں حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اچھے اخلاق یا خوش خلقی بہت بڑی دولت ہے۔ خوش خلقی سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ ادب، تمیز اور احترام کے ساتھ بات کرنا اور ہر معاملہ میں اچھے طریقے سے پیش آنا چھوٹوں کے ساتھ نرمی سے بات کرنا، بڑوں کے ساتھ احترام سے بات کرنا، والدین اور عزیز و اقارب (رشتہ داروں) کا ادب کرنا، دوستوں اور محلے کے لوگوں کے ساتھ تمیز سے رہنا یہ سب باتیں خوش خلقی میں آتی ہیں۔

www.waseemziyai.com

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

۱۔ سنن الترمذی ۱۹۲۵۔

رذائل

www.waseemziyai.com

بعض برائیوں کے بارے میں احادیث

جھوٹ

س: جھوٹ بولنا بری عادت ہے، جھوٹ کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا ہدایت کی ہے۔

ج: جھوٹ کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جھوٹ سے بچو۔ کیونکہ جھوٹ ایمان کے خلاف ہے۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

يَـاأَيُّهَـا الـنَّـاسُ إِيَّـاكُمْ وَالْكَذِبَ – فَإِنَّ الْكَذِبَ مُجَانِبٌ لِلْإِيْمَانِ (۱)

س: کیا ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ بولنا ٹھیک نہیں؟

ج: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''کوئی شخص اس وقت تک پورا مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ بولنا نہ چھوڑ دے۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ الْإِيْمَانَ كُلَّهُ حَتَّى يَتْرُكَ الْكَذِبَ فِي الْمَزَاحَةِ– (۲)

۱۔ کنز العمال (۲۸۳، (حم)۔

۲۔ کنز العمال ۸۲۲۹ (حم طس)۔

www.waseemziyai.com

ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کے لئے ہلاکت ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے۔“

ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جھوٹ سے منہ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔“

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

اَلْکَذِبُ یُسَوِّدُ الْوَجْہَ – وَالنَّمِیْمَۃُ عَذَابَ الْقَبَرْ (۱)

تشریح: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا بہت ہی بری بات ہے۔ قرآنِ کریم میں جھوٹ بولنے والے کو لعنتی کہا گیا ہے اور جھوٹ بولنے والے کی کسی بات کا اعتبار نہیں رہتا۔ آخرت میں عذاب اور سزا الگ ملے گی۔ اس لئے جھوٹ سے بچنے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔

س: اگر کوئی شخص جھوٹی قسم کھائے تو کیا اسے گناہ ملے گا۔

ج: جھوٹی قسم گناہِ کبیرہ یعنی بڑا گناہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔

۱۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔

۲۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔

۳۔ کسی بے گناہ کو مار ڈالنا۔

۴۔ جھوٹی قسم کھانا۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔

۱۔ کنز العمال ۸۲۰۱، (ھب)۔

www.waseemziyai.com

اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ: اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَیَمِیْنُ الْغَمُوسِ (۱)

س: کاروبار میں اکثر لوگ جھوٹی قسم کھالیتے ہیں کیا یہ صحیح ہے۔

ج: کاروبار میں جھوٹی قسم کھانا گناہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

''جھوٹی قسم مال تو بکوا دیتی ہے مگر نفع کی برکت کو گھٹا دیتی ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

''جس شخص سے قسم کھانے کو کہا گیا ہے اور اس نے جھوٹی قسم کھائی تو وہ دوزخ میں اپنا چہرہ لے جائے گا اور وہیں ٹھکانا پائے گا۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِینٍ مَصْبُورَۃٍ کَاذِبًا فَلْیَتَبَوَّأْ بِوَجْھِہِ مَقْعَدَہُ مِنَ النَّارِ ۝ (۲)

تشریح: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جھوٹی قسم کھانا کتنی بری بات ہے اور اس کا نقصان کس قدر زیادہ ہے۔ جھوٹی قسم کھانے والا اگر توبہ نہ کرے تو دوزخ میں جائے گا۔ جھوٹی قسم کھانے سے مال میں برکت نہیں رہتی۔

لالچ

س: لالچ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟

ج: لالچ کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایمان اور لالچ ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔''

۱۔ کنز العمال ۷۷۹۸۔

۲۔ سنن ابی داؤد ۲۸۲۱۔

www.waseemziyai.com

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ وَسُهَیْلٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّجْلاَجِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ لاَ یَجْتَمِعُ شُحٌّ وَإِیمَانٌ فِی قَلْبِ رَجُلٍ وَلاَ یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِی وَجْهِ عَبْدٍ ○ (۱)

تشریح: ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ انسان ہر حال میں صبر کرے اور لالچی آدمی کو کبھی صبر اور قرار نصیب نہیں ہوتا۔ اس لئے حضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور لالچ ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے، یعنی جس دل میں ایمان کامل ہے اس میں لالچ کبھی پیدا نہیں ہوگی اور جس میں لالچ پیدا ہوگئی پھر اس میں ایمان کامل نہیں رہ سکتا۔

ایک اور حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حرص و طمع (لالچ) سے بچو کیونکہ اسی نے تم سے پہلے لوگوں کو برباد کیا۔ اسی نے ان کو ایک دوسرے کا خون بہانے پر اکسایا اور انہوں نے حرام کو حلال سمجھا۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فَقَالَ إِیَّاکُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِالشُّحِّ أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِیعَةِ فَقَطَعُوا وَأَمَرَهُمْ

۱۔ سنن ابی داؤد ۸۱۵۶۔

www.waseemziyai.com

بِالۡفُجُوۡرِ فَفَجَرُوا ٥ (۱)

لالچی آدمی ہمیشہ اس غم میں مبتلا رہتا ہے کہ ہائے اسے فلاں چیز نہیں ملی اس سے اس کا دل ہمیشہ غمگین رہتا ہے اور اسے کبھی ذہنی سکون نہیں ملتا۔ اس کی بجائے اگر وہ صبر وشکر کرے تو اسے دلی اطمینان اور سکون حاصل ہوسکتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ''لالچ بری بلا ہے''۔

حسد

س: حسد کے بارے میں حدیث شریف میں کیا بتایا گیا ہے؟

ج: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔'' حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

عَنۡ ابی هریرة رضی اللّٰه عنه اَنَّ النبِی صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ اِیَّاکُمۡ وَالۡحَسَدُ فَاِنَّ الۡحَسَدَ یَاۡ کُلُ الۡحَسَنَاتِ کَمَا تاۡکُلُ النَّارَ الۡحَطَب – (۲)

تشریح: حسد ایک برائی ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص یہ سوچے کہ فلاں آدمی کے پاس جو چیز ہے وہ میرے پاس کیوں نہیں اور پھر دل میں یہ خواہش رکھے کہ وہ چیز مجھے ملے یا نہ ملے مگر اس شخص کے پاس اسے نہیں ہونا چاہئے۔ اس طرح حسد کرنے والا شخص ہمیشہ دوسرے سے جلتا رہتا ہے اور کسی دوسرے کو اللہ نے جو نعمت دی ہوتی ہے یہ

۱۔ مسند احمد ۶۵۰۲، سنن ابی داؤد ۱۴۴۷۔

۲۔ سنن ابوداؤد: حدیث ۴۲۵۷۔

www.waseemziyai.com

اس نعمت کے اس سے چھن جانے کی دعاء اور خواہش کرتا رہتا ہے۔ جو شخص اس طرح کا خیال دل میں لائے اور دوسرے سے حسد کرے اس کی نیکیاں حسد کی وجہ سے ختم ہوتی رہتی ہیں۔

چغل خوری اور غیبت

س: چغلی یا چغل خوری کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

ج: اس سلسلہ میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:-

لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ نَمَّامٌ (۱)

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔''

س: غیبت کسے کہتے ہیں اور اس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟

ج: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات (اس کی پیٹھ پیچھے کہو) جو (اس کی موجودگی میں کہنے پر) اسے بری لگے۔ کسی نے پوچھا، اگر وہ بات (یا برائی) میرے اس بھائی میں موجود ہے تو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بات (برائی) اس میں موجود ہو جب ہی تو یہ غیبت ہے اور اگر وہ اس میں موجود نہ ہو تو پھر تو یہ بہتان ہے۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ

۱۔ صحیح مسلم: حدیث ۱۵۱، البخاری: حدیث ۵۵۹۶۔

www.waseemziyai.com

صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاالْغِیْبَۃُ قَالُوا اَللّٰہُ وَرَسُولُہُ اَعْلَم قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُولُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَاتَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَہُ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ فَقَدْ بَھَتَّہٗ۔ (۱)

تشریح: مندرجہ بالا دونوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ چغلی یا چغل خوری بہت بری چیز ہے۔ چغل خوری کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوسکے گا اور چغل خوری یہ ہے کہ کسی شخص کی غیر موجودگی میں اس کے بارے میں ایسی باتیں کہی جائیں، جو اس کے سامنے کہنے سے اسے بری لگیں۔ غیبت (چغلی) کرنے والے کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ گناہ گار کی توبہ قبول ہو جاتی ہے لیکن غیبت (چغلی) کرنے والے کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ اس شخص سے معافی نہ مانگ لے جس کی اس نے غیبت (چغلی) کی ہو۔ اگر وہ شخص نہ ملے یا معاف نہ کرے تو غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے استغفار کرے یعنی اس کے حق میں یہ دعاء کرے کہ اللہ اسے بخش دے۔ اور مجھے بھی۔

کسی کی نقل اتارنا

س: کیا کسی کی نقل اتارنا گناہ ہے؟

ج: جی ہاں کسی کی نقل اتارنا اچھی بات نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ صحیح مسلم: حدیث ۴۶۹۰، سنن ابوداود: حدیث ۴۲۳۱۔

www.waseemziyai.com

''مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں کسی کی نقل اتاروں اگرچہ میرے لئے ایسا اور ایسا (فائدہ) ہو۔''

حدیث شریف کے الفاظ یوں ہیں:-

عن عائشة قالت : قَالَ النَّبِیُّ صَلّی اللّٰه عَلَیهِ وَسَلَّمُ مَااُحِبُّ اِنّی حَکَیْتُ اَحداً وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا – (۱)

بدگمانی

س: بدگمانی کرنا کیسا ہے؟

ج: بدگمانی حرام ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے خون، اس کی عزت اور اس کے بارے میں بدگمانی کو حرام کر دیا ہے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بدگمانی سے بچو۔ کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔''

حدیث شریف کے الفاظ یوں ہیں:-

عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنُّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیثُ – (۲)

۱۔ سنن ابوداؤد: حدیث ۴۲۳۲، نیز کنز العمال: حدیث ۸۰۳۵۔

۲۔ صحیح بخاری: حدیث ۴۷۴۷، صحیح مسلم: حدیث ۲۵۳۲۔

www.waseemziyai.com

تشریح: بدگمانی کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں دل میں یہ سوچنا کہ وہ اچھا نہیں، یا برا ہے، یا بخیل ہے، یا بدکار ہے وغیرہ۔ اس طرح کسی شخص کے بارے میں دل میں ایسی بات سوچنا جو اس میں نہ پائی جاتی ہو، یہ بدگمانی ہے۔ اسی طرح کوئی نقصان ہو جائے تو یہ سوچنا کہ یہ نقصان فلاں شخص کی وجہ سے ہی ہوا ہوگا۔ حالانکہ اس کی وجہ سے نہ ہوا ہو۔

اس طرح کے خیال اور گمان کو بدگمانی یا ظنِ سؤ کہتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سختی سے منع فرمایا۔ اسے حرام قرار دیا اور اس سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔

ترکِ تعلق (ناراضگی)

س: آج کل ذرا ذرا سی بات پر بول چال بند کرلی جاتی ہے۔ اس کے بارے میں ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟

ج: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''تین دن کے بعد ترکِ تعلق جائز نہیں ہے۔''

حدیث شریف کے الفاظ یوں ہیں:-

عن ابی هریرة اَنَّ رَسُولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ لاهِجْرَةَ بَعْدَ ثَلاثٍ – (۱)

تشریح: کسی معمولی سی بات پر ایک دوسرے سے بول چال بند کر دینا اچھا نہیں۔ لیکن اگر کسی وجہ سے ایسا ہو ہی جائے تو تین دن سے زیادہ کسی سے بول چال بند نہیں رکھنا چاہئے۔ بلکہ غصہ ناراضگی ختم کر کے آپس میں صلح کرتے ہوئے بول چال پھر سے شروع کر دینی چاہئے۔

۱۔ صحیح مسلم، حدیث ۴۶۴۵، مسند احمد ۸۵۶۴۔

www.waseemziyai.com

غصہ

س: غصہ انسان کو کسی نہ کسی بات پر آ ہی جاتا ہے۔ اس کے بارے میں ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا فرمان ہے؟

ج: ایک شخص نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"غصہ نہ کیا کرو" اس نے یہ بات معمولی سمجھ کر پھر کہا مجھے کوئی نصیحت فرمایئے، آپ ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے تیسری بار پھر یہی عرض کیا، آپ ﷺ نے تیسری بار بھی یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔"

حدیث شریف کے الفاظ یوں ہیں:۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللّٰه عنه اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَوْصِنِیْ قَالَ لَاتَغْضَبْ فَرَدَّ ذٰلِکَ مِرَاراً قَالَ لَا تَغْضَبْ۔(۱)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غصہ بہت سی خرابیوں اور برائیوں کی جڑ ہے۔ اسی لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار اس شخص کو یہی نصیحت کی کہ "غصہ نہ کیا کرو" ایک اور حدیث میں ہے کہ اگر کسی شخص کو غصہ آ جائے تو وہ اعوذ باللہِ من الشیطن الرجیم پڑھے۔(۲)

ایک حدیث میں ہے کہ:

"غصہ شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے اور آگ کو پانی

۱۔ صحیح بخاری، حدیث ۵۶۵۱، سنن الترمذی: ۱۹۴۳۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الادب۔

www.waseemziyai.com

ٹھنڈا کرتا ہے، تو جسے غصہ آئے اسے چاہئے کہ وہ وضو بنا لے۔"

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ:

"جس کو غصہ آئے وہ اگر کھڑا ہے اسے چاہئے کہ بیٹھ جائے، اگر اس سے بھی غصہ کم نہ ہو تو لیٹ جائے۔"

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ (۱)

ایک حدیث میں غصہ کے بارے میں ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس طرح ملتا ہے فرمایا:

وہ شخص طاقتور نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے، پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت خود کو قابو میں رکھ سکے۔"

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:۔

عَنْ ابی هریرة رضی اللّٰه عنه اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِی يَمْلِکُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ۔ (۲)

۱۔ سنن ابی داؤد، حدیث ۴۱۵۱۔

۲۔ صحیح مسلم، حدیث ۴۷۲۳، صحیح بخاری، حدیث ۵۶۴۹۔

www.waseemziyai.com

گالی

س: گالم گلوچ کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟

ج: گالم گلوچ کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

''یعنی مسلمان کو گالی دینا فِسق ہے اور اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا کفر ہے۔''

تشریح: گالم گلوچ کو اللہ کے رسول ﷺ نے فِسق بتایا ہے۔ اور فسق کا مطلب ہے ایسا کام جس سے برائی پھیلے۔ فاسق ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے جو فساد اور برائی پھیلانے کا کام کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ گالی دینا بہت بری بات ہے اس سے معاشرہ میں فِسق (برائی) پھیلتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح بیان کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب دو شخص ایک دوسرے کو گالیاں دیتے ہیں تو اس کا گناہ پہل کرنے والے کو ہوتا ہے، بشرطیکہ دوسرا (مظلوم) حد سے نہ بڑھے''

حدیث شریف کے الفاظ یوں ہیں:-

عَنْ ابی هریرة رضی اللّٰه عنه اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالاَ فَعَلَی الْبَادِئُ مَالَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْم–(۱)

ا۔ صحیح مسلم: حدیث ۴۶۸۸، مسند احمد ۶۹۰۷۔

www.waseemziyai.com

لعنت بھیجنا

س: لعنت کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم بتائیے۔

ج: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔''

تشریح: کسی پر لعنت بھیجنا جبکہ وہ مسلمان مومن ہو قتل کرنے کے برابر گناہ ہے۔ ایک بار ایک شخص کی چادر کو ہوا اِدھر اُدھر اڑانے لگی تو اس نے ہوا پر لعنت بھیجی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:

''اس پر لعنت نہ بھیجو کہ وہ تو صرف اللہ کی فرمانبردار ہے۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ ابْنِ عَبَّاس أَنَّ رَجُلاً لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لَا تَلْعَنْ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتْ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ ٥ (۱)

اسی طرح ایک بار ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت بھیجی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی اونٹنی کو باقی اونٹوں سے الگ کر دیا۔ گویا یہ اس کی ایک طرح کی سزا تھی تاکہ وہ عورت دوبارہ ایسا نہ کرے۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه

۱۔ سنن الترمذی: حدیث ۱۹۰۱۔

www.waseemziyai.com

وسلم كَانَ فِی سَفرٍ فَسَمِعَ لَعْنَةً فقَالَ مَاهَذِهِ قَالُوا فُلانَةُ لَعَنَتْ رَاحِلَتَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صلى الله عليه وسلم ضَعُوا عَنْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ فَوَضَعُوا عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّی أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءُ ○ (۱)

مارنا پیٹنا

س: معمولی معمولی باتوں پر بچے مار پیٹ پر اتر تے ہیں۔اس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم بتائیے۔

ج: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مسلمانوں کی غیبت نہ کرو، نہ ہدیہ واپس کرو، اور نہ مسلمانوں کو مارو۔''

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:-

لاَ تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ – وَلاَ تَرُدُّوْ الْهَدِيَّةَ وَلاَ تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِيْنَ – (۲)

''یعنی اگر تم میں سے کسی شخص کا اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا ہو جائے تو اس کے چہرے پر طمانچہ نہ مارے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلاَ يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ–

۱۔ سنن ابی داؤد: حدیث ۲۱۹۸۔

۲۔ سنن ابوداؤد: حدیث ۴۶۳۶۔

www.waseemziyai.com

تشریح: لڑائی جھگڑا ناپسندیدہ حرکت ہے۔ مگر کبھی کبھار اس کی نوبت نہ چاہتے ہوئے بھی آ ہی جاتی ہے۔ بچوں میں اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ اوّل تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی جھگڑے سے اور ایک دوسرے کو مارنے سے منع کیا ہے، اس لئے اس سے بچنا ہی چاہئے لیکن اگر کبھی خدانخواستہ ایسا ہو ہی جائے تو کسی کے منہ پر طمانچہ ہرگز نہ مارا جائے۔

اساتذہ، والدین اور بڑے بہن بھائیوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر کبھی کسی چھوٹے بچے کو کسی شرارت پر سزا دینی ہو تو اس کے منہ پر نہ ماریں کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

دھوکہ

س: دھوکہ آج کل عام ہے۔ اس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے۔

ج: دھوکہ کے بارے میں ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے دھوکہ کیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔"

حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا (۱)

ایک اور حدیث میں ہے:-

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ سے منع فرمایا ہے۔"

حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ (۲)

۱۔ صحیح مسلم، حدیث ۱۴۷، ابن ماجہ، حدیث ۲۲۳۶۔

۲۔ بخاری: حدیث: ۱۹۹۸، ومسلم: حدیث ۲۷۹۲۔

www.waseemziyai.com

ایک حدیث حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے اس طرح بیان کی: وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو''

حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:-

لَاتَنَا جَشُوا – (۱)

تشریح: مندرجہ بالا حدیثوں میں دھوکہ دینے سے سختی سے منع کیا گیا ہے حتیٰ کہ ایک حدیث میں یہ کہا گیا ہے کہ جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں یا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ دھوکہ دینے والے شخص کو مسلم کمیونٹی، مسلم قوم سے الگ کر دیا گیا ہے، اگر کوئی شخص مسلمان ہو اور دھوکہ کرے تو اسے جان لینا چاہئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا کوئی تعلق نہیں۔ وہ اگرچہ زبان سے مسلمان ہونے کا دعوٰی کرے اور لوگوں سے کہتا پھرے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں۔ اس کی اس بات کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا کیونکہ دھوکہ دینا اور اپنے آپ کو مسلمان کہنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ظاہر کرنا دو متضاد چیزیں ہیں۔ نصیحت اس میں ہمارے لئے یہ ہے کہ اگر تم میرے امتی اور مسلم کہلانا چاہتے ہو تو تمہیں دھوکہ فریب اور دیگر اسی طرح کی برائیوں کو چھوڑنا ہوگا۔

چوری

س: چوری کرنا بچوں اور بڑوں کی عادت بنتی جارہی ہے۔ اس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم بتایئے۔

ج: چوری کرنا بہت بری عادت ہے ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب چور چوری کرتا ہے تو اس میں ایمان نہیں رہتا۔'' (۲)

۱۔ بخاری: حدیث ۱۹۹۶، ومسلم: حدیث ۱۲۲۵۔

۲۔ صحیح بخاری، حدیث ۶۲۸۴۔

www.waseemziyai.com

حدیث شریف کے الفاظ یوں ہیں:۔

لَایَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَمُؤْمِنٌ ‘ ......

یَخْرُجُ مِنْہُ الْاِیْمَانَ فَاِنْ تَابَ رَجَعَ اِلَیْہ

یعنی ’’جب چور چوری کرتا ہے اور وہ مومن ہوتا ہے تو اس وقت ایمان اس سے رخصت ہو جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کرلے تو ایمان لوٹ آتا ہے۔‘‘

تشریح: چوری کرنا ایمان کے خلاف ہے یعنی جو شخص مومن ہو وہ چور نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے آپ کو ہر برائی سے بچایا جائے۔ چوری ایک برائی ہے۔ ایک جرم ہے بچوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ آنکھ بچا کر گھر سے تھوڑے بہت پیسے چرا لیتے ہیں۔ یہ عادت پھر بڑھتی رہتی ہے اور انسان عادی چور بن جاتا ہے۔ بچوں کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ چوری نہ کریں جو چیز ضروری ہو گھر والوں سے مانگ کرلیں۔ اگر مانگنے پر وہ چیز نہ ملے تو صبر کریں مگر چوری نہ کریں۔ چوری کریں گے اور دوستوں کو پتہ چلے گا تو بدنامی ہوگی۔ بڑے ہو کر چوری کی عادت نہیں چھوٹے گی اور پھر یہ چوری ایک دن اپنا کام دکھائے گی اور مجرموں میں نام شامل ہوگا۔ دنیا و آخرت میں سزا بھگتنا ہوگی۔ دنیا میں بچ بھی گئے تو آخرت میں کیسے بچیں گے؟

www.waseemziyai.com

مصنف کی دیگر کتب

1 تاریخ نفاذ حدود
2 کاغذی کرنسی کی شرعی حیثیت
3 کریڈٹ کارڈ (تاریخ، تعارف، شرعی حیثیت)
4 بینکوں کے ذریعہ زکوۃ کی کٹوتی کا شرعی تجزیہ
5 بعض جدید مسائل ومعاملات کی شرعی حیثیت
6 رطب ویابس (مجموعہ مقالات ومضامین)
7 کلوننگ (تعارف، امکانات، خدشات، شرعی نقطہ نظر)
8 منتخب مباحث علوم القرآن
9 مختصر نصاب قرآن کریم (بچوں کے لئے)
10 مختصر نصاب حدیث (بچوں کے لئے)
11 مختصر نصاب سیرت (بچوں کے لئے)
12 مختصر نصاب فقہ (بچوں کے لئے)
13 آسان ومختصر دعائیں (بچوں کے لئے)
14 روزہ رکھیے مگر!
15 قربانی کیسے کریں؟
16 شرعی علوم کی ترویج میں کمپیوٹر کا کردار
17 مفتی کون؟ فتویٰ کس سے لیں؟
18 انڈیکس شرح صحیح مسلم
19 صلیبی جنگیں
20 شیئرز کے کاروبار کی شرعی حیثیت
21 لوگ کیا کہیں گے؟
22 کڑوی روٹی
(مرگ کے موقع پر ہونے والی دعوتوں کا شرعی تجزیہ)

www.waseemziyai.com